قیمت سالانہ چار روپے آٹھ آنہ

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولئک ھم المفلحون

رسالہ اشاعت اسلام

اُردو ترجمہ
اِسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت
خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

جلد (۷) بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء نمبر (۱۲)

فہرست مضامین

۱ اِشذرات - از مترجم ۶۴۹
۲ - رسید زر - از فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن ۶۵۰
۳ عید الضحیٰ سے متعلق انگریزی اخبار کی رائے ۶۵۱
۴ بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام از مولوی دوست محمد خان صاحب ووکنگ ۶۵۴
۵ فطرت انسانی کا مذہب از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ۶۶۰
۶ غلامی (نمبر ۵) از خواجہ نذیر احمد صاحب ووکنگ ۶۷۰
۷ عید الضحیٰ از مولوی مصطفیٰ خان صاحب امام مسجد ووکنگ ۶۷۵
۸ عید الضحیٰ کے متعلق اظہار خیالات از مسٹر فرانسس اے۔ ایچ ولیمز ۶۸۱
۹ مسلم کی زندگی از مسٹر الف۔ اے۔ ایچ ولیمز ۶۸۸
۱۰ - امید راحت از مسٹر محمد ہل ۶۹۲

درخواست اشتہار و خریداری بنام خواجہ عبد الغنی صاحب منیجر اشاعت اسلام لاہور آنی چاہئیں

ضروری اعلان

(۱) تمام ترسیل زر متعلقہ رسالہ اسلامک ریویو و ووکنگ مسلم مشن بنام فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور اور باقی کل خط وکتابت بنام منیجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ہونی چاہئے۔

(۲) اشاعت اسلام ماہواری رسالہ ہے اور ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے۔

(۳) رسالہ اشاعت اسلام کا چندہ بنام منیجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ارسال فرمائیں +

(۴) خریداران رسالہ از راہ کرم خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں۔ منیجر

زکوٰۃ وصدقات کا بہترین مصرف

از روئے تعلیم قرآن اشاعت اسلام بھی مصرف زکوٰۃ ہے اگر آپ صرف زکوٰۃ کو ان رسالوں کی مفت تقسیم پر یا اس اسلامی مشن کی دیگر ضروریات پر خرچ کریں تو آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہونگے۔ سکرٹری

اسلام کی سخت احتیاج

اس وقت یہ ہے کہ اسکی اصل تعلیم کو بلاد غیر کے لوگوں میں پہنچایا جائے اور اسکے چہرے پر سے ان بدنما داغوں کو دور کیا جائے جو پادریوں کی افترا کا نتیجہ ہیں مسلمانو! اس کام میں ہماری مدد کرو۔ سیکرٹری

مسلمان بیبیوں اور بچیوں کے پڑھنے اور مطالعہ میں رکھنے کے قابل

نادر اور مفید کتابیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
رسول عربی	۸ر	معلمہ	۱۲ر
امت کی مائیں	۷ر	ثریا بیگم	۸ر
اصحاب کرام	۳ر	رنج و راحت	۷ر
امام حسنین	۴ر	جمیلہ خاتون	۳ر

Eid-ul-Azha. Sermon after the Prayers.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

جلد (۷) بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء نمبر (۱۲)

شذرات

اِس رسالہ میں عید الضحیٰ کے خطبہ کا فوٹو بمعہ خطبہ جو جناب مولوی مُصطفیٰ خان صاحب امام مسجد ووکنگ نے عید سعید کی تقریب پر فرمایا ناظرین کرام کے پیش نظر کیا جاتا ہے +

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری ۵ نومبر ۱۹۲۱ء کو بمبئی سے جہاز میں سوار ہو کر اِنگلستان روانہ ہو گئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ منشی مظہر الحق صاحب کلرک اور خوشی محمدؐ باورچی بھی خواجہ صاحب کے ہمرکاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بخیریت پہنچائے آمین

۲

عورتوں کی زیادتی تعداد کا سوال۔ ٹائمز نے ۲۵ اگست کے پرچے میں یقیناً موجودہ مردم شماری کے اہم مسئلہ کیطرف توجہ دلائی ہے کہ عورتوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ ہے نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ابھی تک اس سوال کیطرف عملی نکتہ نگاہ سے توجہ نہیں کیگئی۔ اور اس کا حل صرف ترکِ وطن کو ہی ٹھیرایا ہے جو کسی صورت میں بھی مکمل علاج نہیں۔ ایک مصنف نے اِس

مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نو آبادیوں میں اتنی گنجائش نہیں کہ عورتوں کی ایک کثیر تعداد وہاں رہائش اختیار کرے۔ انگلستان کی ایک نوجوان عورت اپنی زندگی کو ان تمام خوشیوں سے معرا پاتی ہے جو ایک عورت کیلئے ضروری ہیں۔ موجودہ حالات میں یہی ایک عملی صورت نظر آتی ہے کہ انگلستان میں تعدد ازدواج کی اجازت دیجائے یہاں یہ کہدینا بے سود نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح نے صرف ایک نکاح کرنے کو کہیں بھی فرض نہیں ٹھیرایا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم محض ان امور کی وجہ سے تکالیف میں پڑے رہیں جنکی شہادت اناجیل سے کہیں نہیں ملتی +

جناب ماسٹر یعقوب خانصاحب بی۔ اے۔ بی ٹی بہاولپور مشنری و جناب پیرزادہ محمد امین صاحب قریشی سرجمال مشنری بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں اور جناب خانصاحب موصوف نے کام شروع کردیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے۔ آمین

رسیدزر بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء

	پائی	آنہ	روپیہ
امداد۔ جناب ملک عمر بخش صاحب جلال آباد	.	.	۵
امداد مشن ۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب	.	.	۲۴
۔ ایم اے علی محمد خانصاحب بہاولپور	.	.	۱۰
۔ منہاج الدین صاحب مردان	.	.	۹
۔ جناب [illegible] محمد ملک صاحب بہاولپور	.	.	۲۰
۔ مرزا رحمت بیگ صاحب	.	.	۹
۔ عبد الحی صاحب ...	.	.	۵
تقسیم مفت ۔ میاں محمد ابراہیم صاحب	.	.	۵
امداد مشن ۔ شہاب الدین صاحب انسپکٹر نوشہرہ	.	.	۲۰
۔ جناب میاں محمد ابراہیم صاحب لاہور قیمت کھال قربانی	.	.	۱
۔ بابو عبد الرب صاحب بصرہ	.	.	۳
۔ بابو محمد شعیب صاحب	.	.	۴

امداد مشن ۔ جناب شیخ خدابخش صاحب مردان	.	.	۱۰
۔ مولوی محمد شریف خانصاحب لالہ جی	.	.	۵
۔ شیخ عبد الرزاق صاحب بیرسٹر لاہور	.	.	۵
۔ جناب مولوی عبد الحق صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لائلپور	.	.	۵
۔ ایم اے علی احمد خانصاحب بہاولپور	.	.	۱۵
۔ جناب بابو فضل کریم صاحب پشاور	.	.	۳
۔ منشی محمد نور علی صاحب گجرانوالہ	.	.	۵
تقسیم مفت ۔ سرکار ہز ہائنس حاجی حمید اللہ خانصاحب بھوپال	.	.	۵۰
امداد مشن ۔ جناب فضل الدین احمد صاحب کودیا	.	.	۵
۔ مرزا محمد سلطان صاحب چارسدہ	.	.	۵
۔ شیخ برکت اللہ صاحب لاہور	.	.	۵
۔ محمد اسمٰعیل صاحب کانپور	.	.	۲۵

مذکورہ بالا رقوم بصد شکریہ درج کیجاتی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزا +

خادم۔ آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن لاہور۔ عزیز منزل

عید الضحٰی کے متعلق انگریزی اخباروں کی رائے

(۱)

کل عید الضحٰی کی تقریب پر مختلف ممالک سے مسلمانوں کا ایک مجمع ہو گیا۔ جسمیں ٹرکی۔ ہندوستان۔ عرب۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ ملایا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ فرانس۔ جرمنی کے لوگ مسجد ووکنگ میں آئے۔ جسے پینتیس سال ہوئے سابق بیگم صاحبہ بھوپال نے تعمیر کرایا تھا۔ جو اصحاب اس موقعہ پر شریک ہوئے ان میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:۔

رشید پاشا منتظم امور ٹرکی مع عملہ سیٹھ چھوٹانی ممبر انڈین ٹرکش ڈیلیگشن محمد علیخان کونسل جنرل ایران۔ لارڈ ہیڈلے پریزیڈنٹ برٹش مسلم سوسائٹی صاحبزادہ آفتاب احمد خان خواجہ نذیر احمد مؤذن نے لوگوں کو نماز کیلئے بلایا۔ میدان میں گھاس پر قالین بچھائے گئے جن پر مولوی مصطفٰی خان صاحب کے پیچھے سب نے نماز ادا کی۔ پھر ایک خطبہ پڑھا گیا جسمیں امام مسجد نے اس تقریب کی اصلیت بتاتے ہوئے کہا۔ کہ آج ہم یہاں حج اور اس قربانی کی یاد میں اکٹھے ہوئے ہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمعیلؑ کی قربانی کرنے لگے تھے پھر کھانا کھانیکے بعد تقریب ختم ہوئی ٭

(مارننگ پوسٹ ۱۵ اگست ۱۹۲۱ء)

(۲)

انگلستان کی واحد مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع

سرے میں ایک عجیب تقریب

انگلستان کی واحد مسجد کے قریب میدان پر ایک تقریب منائی گئی جو مغربی آنکھ کیلئے عجیب تھی جسمیں مختلف اقوام کے لوگوں نے حصہ لیا۔ انگلستان کے مختلف حصوں سے مسلمان عید الضحٰی منانے کیلئے یہاں پہنچے۔ جو اس موقع کی یادگار ہے

جب حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی بجائے ایک مینڈھے کی قربانی قبول ہوئی ۔ موذن نے نہایت دلکش اور سریلی آواز میں لوگوں کو نماز کیلئے بلایا ۔ نمازی جوتیاں اُتار کر لمبی لمبی صفوں میں قبلہ رخ کھڑے ہوگئے ۔ اس کے بعد انگریز نو مسلم خواتین کی صف تھی ۔ مصطفٰی خان صاحب جو دراز قد گندم گوں ہندوستانی ہیں امامت کیلئے آگے کھڑے ہوگئے ۔ تمام پگڑیاں ترکی ٹوپیاں اور انگریز عورتوں کی ہیٹیں سجدۂ باری تعالٰی میں زمین پر لگ گئیں ۔ نماز کے بعد امام نے ایک خطبہ پڑھا جس میں خداوند تعالٰی کی بزرگی ۔ اسلامی اصولوں اور عید الضحٰی کی حقیقت کو بیان کیا ۔ یہ سب کچھ آدھ گھنٹہ میں ختم ہوگیا ۔ اس کے بعد لوگ ایکدوسرے سے بغلگیر ہوئے ۔ اور سب نے ملکر کھانا کھایا ۔

اِس موقعہ پر دُنیا کے ہر ایک حصّہ کے لوگ موجود تھے ۔ ترک ۔ عرب ۔ افغان عجیب و غریب لباسوں میں وہاں جلوہ افروز ہوئے ۔ ایک ہندوستانی ملک التجار بھی لان پر ٹہل رہے تھے ۔ اور سیرین ڈیلیگیشن کے ممبروں سے باتوں میں مشغول تھے ۔ حبشی ۔ امریکن ۔ فرانسیسی ملایا ۔ بلوچستان کے لوگ بھی شامل تھے ۔ چند ایک ہندوستانی عورتیں بھی تھیں ۔ اور کئی انگریز عورتوں نے ایشیائی لباس زیب تن کیا ہوا تھا

(دی ڈیلی کرانیکل ۱۵ ۔ اگست ۱۹۲۱ء)

(۳)

باوجودیکہ آسمان کچھ مکدر تھا اور موسم بھی خوشگوار نہ تھا لیکن مسجد ووکنگ اور میموریل ہوس کے سامنے میدان پر ایک عجیب نظارہ تھا ۔ کیونکہ مختلف ممالک کے بہت سے مسلمان عید الضحٰی منانے کیلئے یہاں جلوہ افروز تھے ۔ ترکی ۔ مصر ۔ فرانس ۔ افغانستان ۔ ہندوستان ۔ امریکہ ۔ ریاستہائے ملایا ۔ مڈگاسکر ۔ ٹلینڈ ۔ ویلز ۔ ان سب ممالک کے لوگ اور مندرجہ ذیل اصحاب بھی اِس موقعہ پر وہاں موجود تھے ہز اکسیلنسی جنرل ولی محمد خان ۔ فیض محمد خان ۔ غلام صادق خان ۔ ہز اکسیلنسی موسیٰ کاظم پاشا ۔ حاجی توفیق آفندی ۔ حامد حاجی چھوٹانی ۔ ہز اکسیلنسی رشید پاشا ۔ ہز اکسیلنسی میرزا محمد علی خان ۔ لارڈ ہیڈلے ۔ سیٹھ عارف ۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خان ۔ حبیب بھم

کا وقت قریب آیا تو سب نے اپنی جوتیاں اُتار کر امام مسجد کے پیچھے نماز ادا کی۔ اس کے بعد امام نے آیات قرآنی تلاوت کیں۔ اور ایک خطبہ پڑھا جسمیں عید الضحیٰ کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس تقریب کی بنیاد دو امور پر ہے۔ ایک قربانی اور دوسرا حج۔ اور اسلام بہت ہی پُرانا مذہب ہے۔ جس کے سمجھنے میں یہاں لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ عرب کی صحرا میں مکہ معظمہ کے اندر پہلی عبادتگاہ بنی۔ یہ شہر صرف مسلمانوں کا ہی مرکز نہ تھا۔ بلکہ تمام دنیا کا مرکز تھا۔ یورپ نے عرب کے علم و ادب سے بہت فائدہ اُٹھایا یہاں لوگ غلطی سے سمجھتے ہیں کہ ہم سورج پرست ہیں لیکن یہ بالکل غلط ہے مسلمان ہمیشہ خدائے واحد کی پرستش کرتے ہیں۔ اور اسی لیے ڈرتے ہیں۔ مذہب اسلام کا تعلق صرف انسانی جذبات سے ہی نہیں۔ بلکہ اسمیں فہم و تدبر کو بھی دخل ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے، جس نے دنیا کے تین بڑے مذاہب میں رشتۂ اتحاد قائم کر دیا حضرت ابراہیم مسلم تھے اور اس تقریب قربانی سے اصلی مدعا یہی ہے کہ ہم خداوند تعالیٰ کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہیں +

خطبہ کے بعد لوگ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور سب نے ملکر کھانا کھایا پھر پچھلے لوگوں نے قرب وجوار کے مشہور اور دلچسپ مقامات کی سیر کی۔ اور کئی ایک اصحاب ہندوستانی قبرستان کی زیارت کے لئے بھی تشریف لے گئے +

(دی ووکنگ ہیرلڈ ۱۵- اگست سنہ ۱۹۲۱ء)

ناظرین سال سنہ ۱۹۲۱ء کا اختتام ہے رسالہ اشاعت اسلام کی عدیم المثل اسلامی خدمات آپ پر روز روشن کیطرح ظاہر ہیں یہی ایک رسالہ ہے جو اشاعت اسلام جیسے مہتم بالشان کام کو بوجہ احسن سرانجام دے رہا ہے۔ اور ووکنگ مسلم مشن جو تمام تبلیغی جد و جہد کا مرکز ہے اُسکی تبلیغی رپورٹیں اس رسالہ میں شائع ہوتی ہیں۔ فی زمانہ اسلام کی سخت احتیاج ہے کہ اسکی صحیح تعلیم کو چار اکناف عالم میں پہنچایا جائے اور ان بد نما داغوں کو اسکے چہرے سے دور کیا جائے جو یا در یوں کی افترا کا نتیجہ ہے ہم نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ ناظرین کرام رسالے کی خریداری کو جاری رکھکر ممنون فرمائیں گے۔ اور اپنے احاطہ اثر میں بھی اسکی وسعت اشاعت کیلئے کوشاں رہینگے مسلم بھائیوں سے ہماری استدعا ہے کہ انکی آمدنی کا ایک حصہ صرف اشاعت اسلام پر خرچ ہونا چاہئے +

مینجر

بلاد غربیہ میں تبلیغ اسلام

تین انگریز مردوں ایک خاتون ایک امریکن پادری اور ایک افغن کا

قبولِ اسلام

(نومسلمین کا خلوص اور جوش اسلامی)

(از مولوی دوست محمد خان صاحب ووکنگ)

اللہ تعالیٰ کا کسقدر فضل اور احسان ہے کہ جہاں ایک طرف اسلام پر بظاہر مصائب کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ جہاں مسلمانوں کا پولیٹیکل تنزل اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ اور تو اور دوستوں کے منہ سے بھی متیٰ نصر اللّٰہ کی آوازیں اختیار نکل رہی ہے وہیں دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی نصرت ایک اور رنگ میں اسلام کی دستگیری کیلئے آتی ہے۔ اور اصول اسلام کی صداقت کو اہل مغرب کے دلوں پر منکشف کر کے بتا دیتی ہے کہ اسلام کی زندگی سلطنت یا ملکی اہمیت کے ساتھ وابستہ نہیں اپنے ملکی اقتدار کے زمانہ میں اسلام نے اگر دلوں پر قبضہ پایا ہے تو کسی ظاہری شوکت و غلبہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ انہی پاک اصولوں کی بدولت جو اس ملکی انحطاط کے زمانہ میں بھی ایک حکمران قوم کے سمجھ دار افراد کی گردنیں اپنے سامنے جھکا رہے ہیں +

یہ وہ حقیقت ہے جس کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں کوئی نظری شواہد قائم کرنیکی ضرورت نہیں ووکنگ مسلم مشن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسکی بہت سی مثالیں اس زمانہ میں مہیا کر چکا ہے اور کر رہا ہے +

اس وقت بھی میرے سامنے اس قسم کی چار پانچ مثالیں ہیں۔ جنکی تشریح مسلمانوں کی دلچسپی اور خوشی کیلئے میں ذیل میں درج کرنا ضروری سمجھتا ہوں:-

مسٹر محمد اور احمد مسٹر خالد شیلڈرک انگلستان کے ان پرانے نومسلمین میں سے ہیں جن کو اسلام کی تحریری تقریری خدمات بجالانے کا شرف ہمیشہ حاصل رہا ہے اسلامک ریویو کے ناظرین ان کے پرجوش اسلامی مضامین سے واقف ہوں گے۔ اس شخص کے جوش بالخصوص اسلامی کا یہ حال ہے کہ صرف باہر ہی نہیں۔ گھر میں بھی وہ اسلام کا چرچا عموماً لگائے رکھتا ہے۔ چنانچہ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہم اس کے رشتہ داروں میں سے دو انگریز مردوں اور ایک خاتون کے قبول اسلام کا اعلان کرتے ہیں +

ان میں سے ایک صاحب جن کا نام مسٹر ہل ہے۔ رائل ائر فورس میں لفٹننٹ کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں۔ اور آجکل اپنے والد کے کارخانہ میں سپورٹس کی چیزیں بیچنے کا کام کرتے ہیں مسلمان ہونے سے پیشتر ایک ہی مرتبہ اس شخص کو مسجد آنے کا اتفاق ہوا۔ اس کے بعد مسٹر شیلڈرک ان کے مکان پر مسائل اسلامی پر ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اور آخر انہوں نے وہیں اسلام قبول کیا۔ جس کی خبر دوسرے ہی دن مسٹر خالد شیلڈرک نے ہمیں پہنچائی۔ اس کے بعد ہی وہ مسٹر شیلڈرک کی معیت میں یہاں پہنچے۔ اور مسجد میں نماز ادا کی۔ جس کا اپنے قلب پر ایک خاص اثر انہوں نے بتایا۔ اس کے بعد بھی چار یا پانچ دفعہ وہ یہاں آ چکے ہیں۔ اور دفور شوق ہر اتوار کو مسجد میں انہیں کھینچ لاتا ہے۔ ان کا اسلامی نام جو خود ان کا تجویز کردہ ہے محمد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں اسم بامسمےٰ بنائے۔ اور محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوسرے صاحب جن کا اصل نام مسٹر شارپ ہے۔ قریباً سال بھر سے مسٹر شیلڈرک کے ہمراہ وقتاً فوقتاً مسجد میں آتے رہے ہیں۔ اس تمام عرصہ میں انہیں اسلام پر بہت سی تقاریر سننے اور تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا۔ آخر ان کا دل اللہ تعالیٰ نے کھول دیا اور عین اسیوقت انہوں نے بھی مسٹر خالد شیلڈرک کے مکان پر اعلان اسلام کیا جب مسٹر محمد ہل کے قبول اسلام کا واقعہ پیش آیا۔ ان کا اسلامی نام احمد رکھا گیا جو واقعہ کی نوعیت کے لحاظ سے بہت ہی موزوں ہے۔ کیا ہی خوش نصیبی کی بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی

وقت میں دو ایسے انسان عطا فرمائے۔ جو محمدؐ اور احمدؐ جیسے بابرکت ناموں کے حامل ہوئے۔ اِس سے بڑھ کر اور بھی خوش نصیبی ہوگی۔ اگر ان دونوں احباب کا وجود مسعود اسلام کے لئے باعث شوکت و رحمت ثابت ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اہل بنائے۔ آمین

ایک عجیب اتفاق اُوپر ہم مسٹر محمد ہل کے بعد از قبول اسلام بار بار مسجد برلن آنے کا ذکر کر چکے ہیں۔ انکے ایک دوست نے ان سے پوچھا۔ کہ ہر اتوار آپ کہاں جاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میں دوکنگ جاتا ہوں۔ کیونکہ وہاں مسجد ہے۔ اس نے سخت حیرانی کے ساتھ کہا مسجد؟ کیا تم مسلمان ہو۔ کہ مسجد میں جاتے ہو؟ انہوں نے جواب میں جونہی ہاں کہا۔ اس نے فوراً

"سلامٌ علیکم"

کہتے ہوئے مصافحہ کیلئے ہاتھ پھیلایا۔ اور بتایا کہ میں پچیس برس سے مُسلمان ہوں فوج میں بھرتی ہو کر ہندوستان گیا تھا۔ اور وہیں سے اسلام کو لے کر آیا۔ آج تک کسی پر اظہار نہیں کیا +

اِس واقعہ کا اثر مسٹر محمد کے دل پر تو جو ہوا ہوگا ظاہر ہے لیکن ہمیں بھی اس قصہ کو سُنکر ایسا حظ اور سرور حاصل ہوا جو بیان سے باہر ہے۔ یہ کوئی پہلا ہی واقعہ نہیں۔ اس سے پیشتر بھی بعض لوگ ایسے دیکھے گئے ہیں جو اندر ہی اندر مسلمان تھے لیکن کسی ایک یا دوسری وجہ سے انہوں نے اظہار نہیں کیا۔ لارڈ سٹینلے مرحوم کا واقعہ اس پر ایک کھلی شہادت ہے۔ خدا جانے ابھی اور کس قدر انسان اسلام کا نور سینوں کے اندر چھپائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور کب انکے باہر نکلنے کی باری آتی ہے +

ایک خاتون کا اسی سلسلہ میں ایک نوجوان خاتون کے قبول اسلام کا ذکر بھی ضروری ہے یہ بھی مسٹر خالد شیلڈرک کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ اس کے قبول اسلام میں جس کا اعلان اس سے گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ لکھ کر دیا مسٹر شیلڈرک کے علاوہ مسٹر محمد ہل کی بھی کوششوں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ محمد ہل کی یہ خاتون منگیتر ہے۔ اور ان کی یہ دلی خواہش تھی کہ وہ بھی کسی طرح سے اس صداقت کو جان لے۔ جس سے انہوں نے اپنے

سینہ کو روشن کیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ان کی یہ کوشش بر آئی۔ اور تین چار مرتبہ ان کے ساتھ مسجد میں آنے کے بعد یہ خاتون بھی داخل خلقۂ اسلام ہوگئی۔ اس کا اصل نام مس بنٹے آئی گلبرٹ تھا۔ اسلامی نام صفیہ رکھا گیا۔ اللہ تعالےٰ اسے استقامت بخشے اور محمد اور صفیہ کے گھر کو اپنے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کی طرح دارالرحمت بنائے۔ آمین

ایک اور قابل انگریز } ان تین نومسلمین کے علاوہ ایک اور انگریز نے نے بھی دو تین ہفتے ہوئے لنڈن ہاؤس میں شریک نماز جمعہ ہو کر اپنے قبول اسلام کی عملی شہادت دی۔ یہ شخص بہت دیر سے لنڈن ہاؤس اور ووکنگ میں آ رہا تھا بالخصوص گذشتہ عید کے موقعہ پر وہ بہت ہی متاثر ہو کر گیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے قبول ہدایت کی توفیق اسے بخشی۔ جس دن وہ نماز میں شامل ہوا۔ اس کا ایک بھتیجا بھی اس کے ساتھ تھا۔ جو اطلی میں (Continental Press) کا نامہ نگار ہے۔ وہ بھی خطبہ جمعہ کو سنکر بہت متاثر ہوا۔ اور قرآن کریم انگریزی ترجمہ کی ایک کاپی اور دیگر اسلامی لٹریچر اس غرض سے طلب کیا کہ (Continental Press) میں اسلام پر ایک سلسلہ مضامین لکھے۔ چنانچہ ضروری لٹریچر اور قرآن کریم دیا گیا ہے اور امید ہے کہ وہ اس کو مطالعہ کرنے کے بعد عنقریب اس پر کچھ لکھیگا۔ انشاء اللہ

جس صاحب کے قبول اسلام کا اوپر ہمنے ذکر کیا ہے۔ وہ ڈاکٹری کی ایک خاص شاخ (Therapentics) (علم احیا دادویہ اور ان کے طریق استعمال) میں سوئیڈن کے ڈپلوما یافتہ ہیں۔ اور لنڈن میں اس فن میں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہم قوموں کی روحانی امراض کا بھی معالج بنائے اور اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک امریکن پادری } وسطی امریکہ کے علاقہ کینال زون (Canal Zone) میں ٹے۔ ڈی۔ ڈبلیو۔ راس ایک پادری صاحب ہیں۔ اسلامک ریویو کا کوئی پرچہ گذشتہ سال ان کی نظر سے گذرا جس کو دیکھ کر اسلام کے متعلق اور بھی واقفیت حاصل

کرنیکی خواہش انہوں نے کی حسب خواہش لٹریچر انہیں بھیجا جاتا رہا۔ اور خط وکتابت بھی ان کے ساتھ ہوتی رہی۔ ان کا دو جُون کا لکھا ہؤا آخری خط اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس کے حسب ذیل فقرات اس بات کا پتہ دیتے ہیں۔ کہ اسلام نے ان کے دل میں کہاں تک گھر کر لیا ہے جس کی تعلیمات پر عمل بھی کرنا انہوں نے شروع کر دیا ہے لکھتے ہیں :۔

"آپ کی کتابوں کے وصول ہونے کے بعد میرے دل میں اس قدر عزت اور خوشی سمائی ہوئی ہو کہ ماہ رمضان کے اندر جو مئی میں نئے چاند سے شروع ہو کر ۶ جون کو نئے چاند پر ختم ہؤا۔ روزوں کے لمبے سفر میں میرا دل اس سے شاد کام رہا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہاں چند ایک مسلمان بھائیوں کو جو اپنی مراسم مذہبی سے مجھ سے زیادہ واقف ہیں مجھے شرکت اختیار کرنے کا شرف حاصل ہؤا۔ اور میں اللہ کے سامنے اس بات کی شہادت دے سکتا ہوں کہ میں انکی بہت ہی عزت اور قدر کرتا ہوں میں اس پہ ایمان رکھتا ہوں اور اسی کیلئے میں مروں گا۔ ہم سب میں یہ مہینہ نہایت عمدگی کے ساتھ گزرا.... میں اب گویا مغربی معتقدات سے ایک قدم آگے ہوں۔ اِس لحاظ سے کہ مغربی معتقدات کی کتابوں سے میں نے بہت سے ازم (مذاہب) عقاید اور خیالات جمع کئے لیکن ان میں سے کسی کو بھی عمل کے ساتھ کوئی تعلق نہیں...... ہمیں بغیر علم کی تلاش کرنی چاہئے۔ یعنے اسلام کی معقولیت کا علم جس کے اعلان کے لئے حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول بن کر آئے.... حضرت نبی کریم کے بعد جن پر خدا کی رحمت ہو۔ اللہ تعالیٰ نیک کاموں کو دُنیا میں رائج کرے لیلۃ القدر کی مقدس رات جو پہلی دفعہ مجھے نظر آئی ایک نہایت شاندار رات تھی ہمیں آیندہ روشنی کی اُمید اللہ تعالیٰ ہی سے رکھنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہو" +

یہ خط اسلام کی تعریف اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے جسقدر بھرا ہؤا ہے۔ وہ اس کے الفاظ سے ظاہر ہے کیا ہی خوش قسمت ہے۔ جس نے لیلۃ القدر کی زیارت کا شرف کلیسیا کا پادری ہونے کے باوجود نصیب ہوتا ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ کو قلوب سے واسطہ ہے۔ دِل پاک ہو تو ظاہر حالات کیا چیز ہے۔ اس خط میں پادری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ عنقریب اپنے عہدہ بشپ سے استعفیٰ دینے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے

ساتھ ہو اور اسلام کی بیش از بیش محبّت و جوش ان کے دل میں بھر دے آمین

ایک افریقن نوجوان کی ووکنگ مشن کا یہ تبلیغی اثر صرف مغربی ممالک تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ جہاں جہاں اسلامک ریویو پہنچتا ہے۔ اسی قسم کا اثر وہاں پیدا ہوتا ہے بالخصوص افریقہ میں یہ اثر زیادہ غالب ہے جہاں سے کئی ایک قبول اسلام کے اعلان آچکے ہیں۔ ان میں سے تازہ ترین کیپ ٹون کے ایک مسیحی نوجوان (Moses Jhonson) (موسی جانسن) کا ۷ اجولائی کا خط ہے راقم خط لکھتا ہے کہ

"چند ماہ سے ایک دوست آپ کی کتب متواتر مجھے بھیج رہا ہے اور بہت سے تاریک لمحوں میں وہ میرے لئے روشنی اور دلچسپی کا موجب ہوئی ہیں۔ اسلام کو مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف یہی ایک زندہ اور عملی مذہب ہے جو تمام ضروریات انسانی کیلئے مکتفی ہے"۔

اِس نوجوان نے اپنا فوٹو بھی اسلامک ریویو میں شائع کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اپنے کاروبار کا تصفیہ کرنیکے بعد میں انگلستان آنیوالا ہوں۔ اور مسجد کی بھی زیارت کرونگا۔ انشاء اللہ۔

مسلمانوں کے غور کے قابل کہ یہ چند ایک تازہ ترین مثالیں اس بات کی ہیں کہ اسلام کے اصول اس نازک وقت میں بھی قلوب پر ویسا ہی اثر اور تسلط حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ شوکت دینی کے زمانہ میں ان کا اثر تھا۔ اور تو اور وہ لوگ بھی جنہیں اسلام کا پتہ تک نہیں۔ چار و ناچار انہی باتوں کو اپنا شعار زندگی بنا رہے ہیں۔ جو اسلام نے تیرہ صد سال ہوئے تلقین کی تھی۔ اور جن کی طرف سے مہذب دنیا کو عام طور پر نفرت تھی۔ طلاق کا مسئلہ مسیحیت کو چھوڑ کر اس صورت میں ڈھالا جا رہا ہے جو اسلام نے تجویز کی ہے تعدادِ ازدواج جرمنی اور فرانس میں اگرچہ بری طرح سے ہے لیکن عملی طور پر رائج ہو چکی ہے۔ اور کوئی دن جاتا ہے کہ انگلستان کو بھی طوعاً و کرہاً سرِ تسلیم خم کرنا پڑے۔

غرض اسلام کے اصول آہستہ آہستہ غالب آرہے ہیں۔ اور یہ امر جہاں ایکطرف ان اصولوں کی صداقت اور معقولیت کو ثابت کرتا۔ اور اس حقیقت کو کہ اسلام

بزورِ شمشیر ہرگز نہیں پھیلا - اظہر من الشمس کر رہا ہے - وہیں مسلمانوں کو اس صراط مستقیم کا پتہ دیتا ہے جس پر گامزن ہو کر وہ آج بھی فلاح اور کامیابیوں کو حاصل کر سکتے ہیں - یہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے کہ اسلام کا غلبہ اگر آج ہو سکتا ہے - تو کسی ملکی طاقت سے نہیں - بلکہ اسلامی اصولوں کی تبلیغ اور اشاعت سے اعلائے کلمۃ الحق وہ کام ہے کہ جس کا نتیجہ یقینی طور پر فلاح ہے - یہ فتویٰ ہے اس کتاب حکیم کا جس کے سامنے مسلمانوں کی گردنیں ہمیشہ جھکی رہتی ہیں کاش آج بھی وہ اِدھر اُدھر بھٹکنے کی بجائے لا تفرقوا کے رشتہ کو مستحکم پکڑ کر اُٹھ کھڑے ہوں - اور اعلائے کلمۃ اللہ کے ذریعہ سے دُنیا کو فتح کر لیں والسلام ۔

فطرت انسانی کا مذہب

(خواجہ کمال الدین صاحب کا لیکچر جو آپ نے یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ کلکتہ میں زیرِ صدارت آنریبل جسٹس چودھری کلکتہ ہائیکورٹ دیا)

اگر مذہب کا مقصد انسان کو ادنےٰ درجوں سے بلند مقام پر پہنچانا ہے تو قدرت کی کوئی شے بھی دنیا میں اس ترقی کے فعل سے خالی نہیں صحیفۂ قدرت کا ملاحظہ کرو - اس کے ہر ایک صفحہ میں ترقی اور ارتقا کے قانون لکھے ہُوئے نظر آئیں گے دنیا میں ہر ایک چیز ارتقا کی طرف جادہ پیما ہے - ایک بیج سے عظیم الشان درخت تک اور نطفہ سے مکمل انسان تک بھی ترقی اور انکشاف مشاہدہ میں آتا ہے - اور کوئی مراجعت یا نقل مکانی پستی کی طرف نہیں ہوتی - حقیر سے حقیر شے بھی دنیا میں کچھ استعدادیں اپنے اندر رکھتی ہے جو بتدریج ترقی کر کے ایک مکمل صورت اختیار کر لیتی ہیں - ہر ایک چیز کو علم ہے - کہ اس نے کیا شکل اختیار کرنی ہے کن اسباب کو مہیا کرنا ہے - اور کس طریق سے منزلِ مقصود تک پہنچنا ہے - درحقیقت یہ راستہ تو پہلے ہی عالم الغیب نے مقرر کر دیا ہے - اور مختلف عنصر اور ذرات جو بعد

میں مُرالی شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اِسی قانون کی پابندی سے کمال تک پہنچتے ہیں۔ اِس امر کو قرآن کریم نے نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ ربنا الذی اعطی کل شئ خلقه ثم هدی (ترجمہ) ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر ایک چیز کو اسکی شکل اور مقدار عطا کی اور پھر ہدایت کی۔ ان تمام عناصر اور ذرات عالم کی ترقی اور انکشاف محض اتفاق یا قدرت کی متلون مزاجی کا نتیجہ ہے۔ نظام قدرت کی طرف دیکھ کر ہم کہ سکتے ہیں کہ یہ محض اتفاق یا متلون مزاجی کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ اس عالم کا ایک ایک ذرہ قانون کی زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ جس راستہ پر اس نے چلنا ہے۔ اور جو شکل اس نے اختیار کرنی ہے وہ اسکے لئے پہلے سے ہی مقرر ہے۔ کبھی ہم عناصر کو پہلی ہستی قرار دیتے تھے لیکن وہ بھی بعد میں مجموعہ ذرات اور برقی ذرّے ثابت ہوئے۔ اور اب ہم کرّہ ہوائی کے ذرّات کو پیدائش عالم کا سبب سمجھنے لگے ہیں۔ کُرّہ ہوائی میں بھی قانون کی حکومت ہے اور بیشمار قوانین سائنس نے دریافت کئے ہیں۔ وہ تین بڑے درجوں میں تقسیم کئے جاسکتے ہیں۔ دنیا میں چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے لئے خوراک حاصل کرتی ہیں۔ اور جو استعدادیں ان میں مخفی ہوتی ہیں۔ ان کا انکشاف ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔ یہی قانون ہیں جو ہر جگہ مادہ کی ہر ایک شکل پر حکمرانی کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قانون مادے سے پہلے موجود تھا اور اگر قانون پہلے موجود تھا۔ تو کوئی بھی ہرگز انکار نہیں کرسکتا کہ عالم الغیب کی ہستی اس سے بھی پہلے موجود تھی۔ مادہ خود بخود پیدا نہیں ہوگیا۔ اور نہ ہی اسکی کوئی اپنی ہستی ہے بلکہ یہ تو اسی عالم الغیب کے ماتحت ہے۔ جو خالق۔ رازق۔ ترقی دینے والا۔ پرورش کرنیوالا ہے۔ یہ چار صفات عربی کے لفظ رب میں آجاتی ہیں۔ اس حقیقت کی طرف قرآن کریم مندرجہ ذیل الفاظ میں اشارہ کرتا ہے:۔

علےٰ رب کل منتہا

ترجمہ - جس طرف تم جاؤ آخر میں تم اپنے رب کو ہی پاؤ گے -
ہماری تحقیقات اور ایجادیں ترقی و انکشاف کی کسی حد تک پہنچ جائیں لیکن ہم ہر جگہ رب کی حکومت ہی پائیں گے جو خالق رازق ترقی دینے والا اور پرورش کرنے والا ہے
اب میں اصلی مضمون کی طرف آتا ہوں - اگر صحیفۂ قدرت کی ہر شے اپنے اندر کچھ قوتیں اور استعدادیں رکھتی ہے - اور اسکی تمام دوران زندگی کا مقصد یہ ہوتا ہے - کہ مقررشدہ قوانین کے ماتحت ان استعدادوں کا کما حقہٗ اظہار ہو جائے تو فطرت انسانی کا مذہب دریافت کر لینا کونسی مشکل بات ہے - یہ اطاعت کا مذہب ہے، قدرت کی ہر ایک شے اسی اطاعت کے ذریعہ اپنی فطرت کا اظہار کرتی ہے۔ اسلام کے لغوی معنی اطاعت ہیں - اور جو کوئی قانون قدرت کی اطاعت کرتا ہے اُسے قرآن میں مسلم کہا گیا ہے " افغیر دین اللہ یبغون و لہ اسلم من فے السمٰوات والارض طوعاً و کرھاً و الیہ یرجعون (ترجمہ) کیا وہ خدا کے دین کے سوا کسی دوسرے مذہب کی پیروی کرنا چاہتے ہیں - حالانکہ جو کچھ بھی زمین اور آسمان میں طوعاً و کرہاً خدا کی تابعداری کرتا ہے - اور اسکی طرف سب کچھ اٹھایا جائیگا ان الفاظ میں قرآن کریم نے اسلام کی حقیقت اور اہمیت کو بیان کیا -
احکام اور اطاعت کا مذہب ہی فطرت کا مذہب ہو سکتا ہے - ذرا اجرام فلکی کی طرف دیکھو - ان میں ہر ایک کسقدر قانون الٰہی کا فرمانبردار اور مسلم واقع ہوا ہے سورج - چاند - ستارے - سیارے سب کے الگ الگ راستے مقرر ہیں - جس میں وہ دور لگاتے رہتے ہیں - اور جو اپنی حدود سے کوئی بھی تجاوز نہیں کرتا - وآیۃ لھم الیل نسلخ منہ النہار فاذا ھم مظلمون ۝ والشمس تجری لمستقرلھا ذلك تقدیر العزیز العلیم ۝ والقمر قدرنہ منازل حتی عاد کالعرجون ۝ لا الشمس ینبغی لھا ان تدرك القمر و لا الیل سابق النہار و کل فی فلكٍ یسبحون ۝ (ترجمہ) رات بھی ان کیلئے ایک نشان ہے - ہم اسمیں سے دن کو

کھینچ کر نکال لیتے ہیں۔ تو بس یہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں! اور آفتاب اپنے ایک ٹھکانے کی طرف کو چلا جا رہا ہے۔ یہ اندازہ خدا کا باندھا ہوا ہے جو زبردست اور ہر چیز آگاہ ہے۔ اور چاند کیلئے ہم نے منزلیں ٹھہرا دیں یہاں تک کہ پھر گھٹتے گھٹتے ایسا ٹیڑھا اور پتلا رہ جاتا ہے۔ جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی۔ .... نہ تو نہ آفتاب ہی چاند کو جا لیتا ہے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے۔ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں" قوانین قدرت ایسے ان ٹل اور کڑے ہیں۔ کہ انسان جیسی ذی شعور ہستی بھی کسی برکت سے متمتع نہیں ہو سکتی جبتک کہ ان قوانین پر عمل پیرا نہ ہو۔ ایک فصل کی مثال ہی لیلو۔ اس میں بھی چند ایک قوانین اور راہیں مقرر ہیں۔ پہلے ہمیں ہل چلانا ہے پھر بیج ڈالنا ہے اور اس کے بعد کھاد وغیرہ ڈالکر زمین کی آبپاشی کرنی ہے۔ اگر ہم ان مقررہ راہوں سے ذرا بھی علیحدگی اختیار کریں تو ضرور ہمیں نقصان اٹھانا پڑیگا۔ من یتبع غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین (ترجمہ) اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرے تو خدا کے ہاں اس کا وہ دین کی تلاش کرے تو خدا کے ہاں اس کا دین مقبول نہیں۔ اور آخرت میں زیاں کار ہوگا +

ہماری تمام سرگرمیاں اور ہمارے سب افعال اسی ایک حقیقت کے ماتحت ہیں جیسے قرآن کریم نے بیان کیا ہے جیسے قرآن کریم نے بیان کیا ہے تم سوائے اسلام کے اور کسی راستے پر نہیں چل سکتے۔ کیا۔ قدرت نے کھانے پینے تک کے قانون مقرر نہیں کر دیئے۔ کیا تم کان میں لقمہ ڈالکر بھوک روک سکتے ہو۔ کیا تم آنکھیں بند کر کے منہ کھولنے سے مجھے دیکھ سکتے ہو۔ اپنے کانوں میں انگلیاں کر لو۔ کیا صرف منہ کھولنے سے تم میری آواز سن سکو گے۔ یہ تمام افعال قانون قدرت کے خلاف ہیں۔ اسلئے ضرور ہمارے لئے یہ مضر ثابت ہونگے ہماری تہذیب و ترقی اور ہماری آسائش کے سب سامان محض سائنٹفک ایجادوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ سب محال تھا اگر خود قدرت اسلام پر نہ چلتی ہر چیز کیلئے قانون مقرر ہیں اور انہیں قوانین پر چلکر شے اپنے مضمرہ جوہروں کا اظہار کرتی ہے کیا تمہیں اب اپنا مذہب دریافت کرنے میں کوئی مشکل پیش آسکتی ہے کیا تم بھی اس صحیفہ قدرت کے ایک جزو نہیں ہو۔ کیا قدرت کا ہر ایک ذرہ تمہارے جسم میں نہیں آگیا مسلم علماء نے انسان کو عالم صغیر کہا ہے سائنس نے

اس حقیقت کو اب دریافت کیا ہے حالانکہ قرآن نے اسے تیرہ سو برس پہلے ظاہر کر دیا! اگر تم اس عالم وسیع کے مظہر ہو تو کس طرح تم اس مذہب کی پیروی کر سکتے ہو جو خلاف فطرت ہو دنیا میں ہر شئے کی طرح مذہب کا مقصد بھی فطرت کا اظہار ہی ہونا چاہیئے اور یہ اسلام ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے۔ فاقم وجھک للدین حنیفاً فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم۔ ولکن اکثر الناس لا یعلمون (ترجمہ) تم ایک خدا کے ہو کر اسکے دین کیطرف اپنا رُخ کئے رہو۔ یہ خدا کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا۔ خدا کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی نہیں یہی دین کا سیدھا رستہ ہے ان پاک الفاظ میں ہمیں مذہب کا مقصد بتا دیا ہے اپنی فطرت کا مطالعہ کر کے اپنی استعدادوں کو دریافت کرو۔ اور ان قوانین کی پابندی کرو۔ جن سے ان استعدادوں کا اظہار پورے طور سے ہو جائے۔

بس تم نے اپنا مذہب دریافت کر لیا۔ ان الدین عند اللہ الاسلام اسلام (قوانین کی فرمانبرداری) ہی خدا کے نزدیک مذہب ہے جس نے وحدہٗ لاشریک نے الہام کے ذریعہ ہمیں قوانین دیئے وہی ہماری فطرت کا بنانیوالا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کن ذرائع سے ہماری فطرت کا بنانیوالا ہے اور وہی جانتا ہے کہ کن ذرائع سے ہماری فطرت نے ترقی کر کے کمال تک پہنچنا ہے ہم نے مسلم بن کر رضائے الٰہی پر چلنا ہے بس ہم نے مذہب کی شرط کو پورا کر دیا یہاں ہمیں ایک مذہب سے سامنا پڑتا ہے جو تمام انبیاء اور حضرت مسیح کی تعلیم کے بھی خلاف ہے میرا مطلب کلیسیا کے مذہب سے ہے جس کی بنیاد پولوس نے رکھی یہ مذہب ہمیں بتاتا ہے کہ جنت میں ایک واقعہ ہوا جس سے فطرت انسانی بگڑ گئی۔ ہمارے پہلے والدین نے خدا کے اول قانون کو ہی توڑا جس انسانی فطرت کے ورثہ میں گناہ آگیا ہم گناہ لیکر ہی دنیا میں آئے اسلئے ہم قانون پابندی کے قابل نہیں رہے کلیسیا کے مطابق ہم فطرتاً اسلام پر (جو قوانین اور احکام کی فرمانبرداری کا مذہب ہے) چلنے کے ناقابل ہیں۔ بنی نوع انسان کی نسبت یہ نہایت ہی پست خیال ہے ہم اس عالم کی تمام اشیا کو جو نتیجیں حرکت میں فطرتاً مکمل اور قوانین کی پابند تسلیم کرتے ہیں لیکن جب انہیں تمام اشیا کا مظہر انسان میں ہوتا ہے جو اشرف المخلوقات ہے تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ وہ پابندی قانون کے ناقابل ہے اس سے بڑھ کر لغو بات اور کیا ہو سکتی ہے! اگر عناصر اپنے خواص میں غیر مبدل ہیں اور ان کا مختلف شکل و شباہت اختیار کر لینا ان کے خواص پر کوئی اثر نہیں رکھتا تو جب انہی عناصر کا ارتقاع جسم انسانی تک ہو جاتا ہے تو وہ اپنے خواص کس طرح بدل سکتے ہیں +

خطبۂ عید الضحیٰ

مولوی مصطفیٰ خان صاحب بی اے امام مسجد ووکنگ انگلستان

واذ ابتلٰے ابراھیم ربہٗ بکلمٰت فاتمھن قال انی جاعلك للناس اماماً قال ومن ذریتی قال لاینال عھدی الظّٰلمین ۝ واذ جعلنا البیت مثابۃً للناس وامناً واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی وعھدنا الی ابراھیم واسمٰعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود ۝ واذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا بلداً امناً وارزق اھلہ من الثمرات من امن منھم باللہ والیوم الاٰخر قال ومن کفر فامتعہ قلیلاً ثم اضطرہٗ الی عذاب النار وبئس المصیر ۝ واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل ربنا تقبل منّا انك انت السمیع العلیم ۝ ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا اُمۃ مسلمۃ لك وارنا مناسکنا وتب علینا انك انت التواب الرحیم ۝ ربنا وابعث منھم یتلوا علیھم اٰیٰتك ویُعلمھم الکتٰب والحکمۃ ویزکیھم انك انت العزیز الحکیم **ترجمہ** - جب ابراہیم کو انکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا - اور انہوں نے ان کو پورا کر دکھایا توخدا نے فرمایا کہ ہم تمکو لوگوں کا امام بنانیوالے ہیں - ابراہیم نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے مگر ہمارے اقرار میں وہ داخل نہیں جو برسر ناحق ہونگے - اور جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگونکا مرجع اور امن کی جگہ ٹھیرایا - اور ابراہیم کی جگہ کو نماز کی جگہ مقرر کیا - اور ابراہیم اور اسمعیل سے فرمایا کہ ہمارے اس گھر کو طواف کرنیوالوں اور مجاوروں اور سجدہ کرنیوالوں کیلئے

پاک رکھو۔ اور اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کا شہر بنانا اور اسکے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں۔ ان کو پھل کھانے کو دے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ جو اللہ اور روز آخرت کا منکر ہوگا اسکو بھی ہم چند روز کیلئے ان چیزوں سے فائدہ اٹھانے دیں گے پھر اس کو مجبور کرکے عذاب دوزخ میں لیجا داخل کریں گے۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے۔ اور دُعائیں مانگتے جاتے تھے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے یہ خدمت قبول کر۔ بیشک تو ہی سُننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم کو فرمانبردار بنا اور ہماری نسل میں ایک گروہ پیدا کر جو تیرا حکمبردار ہو اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا۔ اور ہمارے قصوروں سے درگذر بیشک تو ہی بڑا درگذر کرنیوالا مہربان ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ان ہی میں سے ایک رسول بھیج کر ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے کتاب اور عقل کی باتیں سکھائے اور انکی اصلاح کرے۔ بیشک تو ہی با اختیار اور صاحب تدبیر ہے +

مکرم برادران اور بہنوں خواتین اور حضرات آج پھر ہم ایک مسلم تقریب منانے کی غرض سے اکٹھے ہُوئے ہیں۔ دو ماہ ہوئے ہی جبکہ ہم ایک تقریب منانے کیلئے جمع ہُوئے تھے جو آج کی تقریب سے مختلف تھی۔ لازمی طور پر آپ مجھ سے یہ توقع رکھتے ہیں۔ کہ میں اس تقریب کے آغاز اور حقیقت سے آپ کو مطلع کر دوں جسے منانے کیلئے آپ مختلف ممالک سے یہاں تشریف لائے ہیں پہلی بات جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اسلام بہت ہی پرانا مذہب ہے۔ بنی نوعِ انسان کے وجود سے ہی اس مذہب کا آغاز ہوتا ہے۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے آخری پیغام رسان تھے مغرب میں لوگ یہ سمجھے ہُوئے ہیں کہ نبی کریمؐ نے کوئی نئی تعلیم دی جو پہلے انبیاءؑ سے بالکل مختلف تھی لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے مثال کے طور پر اسی تقریب

کو لے لیں۔ اس کو عید بیرام یا قربانی کی عید کہا جاتا ہے۔ اور اس کا تعلق حضرت ابراہیم سے ہے جو حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور نبی کریم صلعم کے جدامجد تھے عید الضحیٰ کا تعلق نبی کریم صلعم سے نہیں۔ اس تقریب کی بنا دو امور پر ہے۔ پہلے مکہ کا حج اور دوسرا قربانی +

مکۂ معظمہ

یہ آیات جو میں نے اُوپر تلاوت کی ہیں۔ مکہ معظمہ کے متعلق ہیں جہاں مسلم حج کیلئے جاتے ہیں۔ یہ وہی گھر ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز اور قبلہ ہے سب اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ تواریخ سے یہ کہیں پتہ نہیں ملتا۔ کہ خانہ کعبہ کس طرح اور کب بنا۔ عرب کی روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقدس جگہ زمانہ قدیم میں تعمیر ہوئی تھی۔ قرآن کریم میں بھی آیا ہے کہ یہ پہلا گھر ہے۔ جو خدائے واحد کی عبادت کیلئے نامزد کیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں یہ گھر کھنڈرات کی حالت میں تھا۔ جب حضرت ابراہیم اپنی زوجہ اور اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کو عرب کی صحرا میں چھوڑ گئے۔ تو آپ نے اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ اس زمانے کے لوگ بھی اسے نہایت ہی مقدس جگہ سمجھتے تھے لیکن کچھ عرصے کے بعد حضرت ابراہیم کی قوم بت پرست ہوگئی۔ انہوں نے تین سو ساٹھ بُت اس مقدس گھر میں عبادت کے لئے رکھ دیئے پھر حضرت ابراہیم کی دُعا کے مطابق جس کا ذکر مندرجہ بالا آیات میں ہے نبی کریم صلعم کی بعثت ہوئی۔ آپ نے خانہ خدا کو بتوں سے پاک کیا۔ اور از سر نو دُنیا میں توحید پھیلائی۔ حضرت ابراہیم کی دُعا کے دونوں حصے پُورے ہوگئے صحرا کی خشک اور بنجر زمین میں نہر بنگیا جسمیں ہر قسم کے پھل اور اناج پیدا ہونے لگے۔ اور نبی کریم صلعم نے آکر عربوں کی اصلاح کی +

حج

دُنیا کے مختلف حصوں سے مسلمان حج کیلئے مکہ معظمہ میں آتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ نبی کریم صلعم خود غرضی سے کس قدر بلند تھے۔ آپ کو ہرگز یہ خواہش نہ تھی کہ لوگ آپ ہی کے

راگ گائیں آپ نے اپنے مقبرہ کی پرستش سے مسلمانوں کو روکا ہے۔ مکہ کو حج کی جگہ مقرر کرکے آپ نے اسکی عظمت کو بڑھایا۔ اور عیسائی یہودیوں اور مسلمانوں کی اخوت قائم کردی کیونکہ حضرت ابراہیم ان سب کے مورث اعلےٰ تھے۔ حج کے موقعہ پر عام لباس کی بجائے صرف دو بغیر سی ہوئی چادریں پہننی پڑتی ہیں۔ کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا کیا جاتا ہے۔ ان تمام حرکات اور لباس سے حد درجہ کی محبت آلہی ظاہر ہوتی ہے اس موقعہ پر انسان محبت آلہی میں دیوانہ وار کعبہ کے گرد پھرتا ہے۔ اس کا لباس نہایت ہی سادہ ہوتا ہے تمام قومی تفریقات اور دولت و رتبہ کے ظاہری نشان اس جگہ ہیچ ہو جاتے ہیں۔ اخوت انسانی اس جگہ اپنے اصلی معنوں میں قائم ہو جاتی ہے اس امر کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ ہم کعبہ کی پرستش نہیں کرتے بلکہ اسکی اسلئے عزت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے وہاں خدائے واحد کی عبادت ہوئی +

قربانی

دوسرا امر جس کا تعلق اس تقریب سے ہے وہ رسم قربانی ہے جو حضرت ابراہیم سے والبستہ ہے آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کی قربانی کر رہے ہیں۔ آپ فوراً اس خواب پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ کیونکہ دنیا کی کوئی شے بھی رضائے آلہی حاصل کرنے کیلئے آپ کی راہ میں روک نہیں ہو سکتی تھی۔ جب حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کی قربانی کرنے لگے تو آپ پر وحی نازل ہوئی۔ کہ اے ابراہیم تو نے اپنی خواب کو سچ کر دکھایا۔ اور اس کے بعد بیٹے کی قربانی کو ایک جانور کی قربانی سے تبدیل کر دیا گیا۔ تمام قوموں کی تواریخ سے پتہ ملتا ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں وہ انسان کی قربانی کیا کیا کرتے تھے لیکن اسلام نے انسان کی قربانی کی بجائے جانور کی قربانی کو رائج کیا +

قربانی کی اصل غرض یہ ہے کہ ہمیں خدا کی محبت حاصل کرنے کیلئے ہر وقت دولت عزت اور دنیاوی خواہشات کو قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ حج اور قربانی گویا محبت آلہی کے ظاہری نشان ہیں +

نیا مذہب

یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ عیسائیت نے انسانی معاملات پر کوئی عمدہ اثر نہیں ڈالا ایک مذہب کی حیثیت میں تو اس پر طبعی موت وارد ہو چکی ہے۔ اب اس کا دوبارہ زندہ ہونا ناممکن ہے۔ اسی لئے یورپ کے مدبر اور روشن دماغ لوگ ایک نئے مذہب اور ہادی کے لئے چیخ و پکار کر رہے ہیں ایس۔ پی۔ بی میس کے الفاظ انہیں خیالات کو ظاہر کرتے ہیں ہم نئے مذہب مہدی اور ایک نئے دور کا انتظار کر رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان ان کے لئے دست بدعا ہیں +

ہم سچائی کے خواہشمندوں کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مہدی سچائی اور روشنی دنیا میں آئی لیکن عیسائیوں نے اس ہدایت کو قبول نہ کیا۔ جیسے یہودیوں نے مسیح ناصری کو نہ مانا۔ تیرہ سو برس ہوئے قرآن کریم نے آکر دنیا کو یہ خوشخبری دی۔ جاء الحق وزھق الباطل (ترجمہ تحقیق حق آیا اور باطل بھاگ گیا) لیکن افسوس تو یہ ہے۔ کہ عیسائی دُنیا نے اس انجیل حق کی پرواہ نہ کی۔ اب وقت آگیا ہے۔ کہ مہذب دنیا اسلام کو پالیگی۔ جو فطرت انسانی کا مذہب ہے +

خُدا کی طرف رُجوع

آجکل خود بخود طبائع کا میلان اپنے خدا کیطرف ہو رہا ہے۔ انگلینڈ بھی اب اپنی سائنٹفک تہذیب سے تنگ آگیا ہے کیونکہ اس تہذیب نے صرف ظاہری خوشی کے سامان پیدا کر دئیے ہیں لیکن اس سے اطمینان قلب جاتا رہا۔ اب پھر وہ روحانی خوشی اور خداوند تعالیٰ کی پرستش کیلئے سرگردان ہے جو قرآن کے مطابق اصلی خوشی کا باعث ہؤا کرتی ہے سنڈے ایکسپرس Sunday Express میں ہم مندرجہ ذیل الفاظ پڑھتے ہیں :۔

اب گاؤ نیکے بنیاد اشرفاء کو چاہیئے کہ گالف اور ٹینس کو چھوڑ کر پہلے زمانے کیطرح گرجا

میں اپنی جگہ لیں امیر غریب اور جو لوگ مصیبت اور تکالیف میں ہیں سب کو پھر گرجوں میں جانا چاہیئے۔ اور پھر اسی ایمان کو مضبوط کرنا چاہیئے جس پر انگریزی قوم کا انحصار تھا یہ بالکل بجا ہے ہمیں پھر گرجوں میں جانا چاہیئے لیکن خدائے واحد کی پرستش کے لئے نہ کہ حضرت مسیح کو پوجنے کیلئے۔ کیونکہ ان کی الوہیت تو اب معدوم ہوتی جاتی ہے اس امر پر مسلمانوں کو بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ یورپ آج ایک نئے مذہب کی ضرورت کو محسوس کر رہا ہے اسلام کو اسکے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ ہمارے لئے یہ ایک موقعہ جسے ہاتھ سے دینا مناسب نہیں +

غلامی

(نمبر ۲)

(از قلم خواجہ نذیر احمد صاحب ووکنگ)

رومیوں کے ماتحت غلاموں کی حالت

رومن طریق غلامی بھی جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے سوسائٹی میں جائز سمجھا جاتا تھا۔ اور انہوں نے اسے نہایت باقاعدہ بنانے کی کوشش کی روم میں غلامی کے مندرجہ ذیل اسباب تھے +

اول جنگ جو ایشیائی لوگوں تھریس کے باشندوں اور یوروپین قوموں سے ہوتے رہے۔ روم کی خانہ جنگی کے سبب بھی رومنز ایک دوسرے کو غلام بنا لیتے تھے۔ دوئم والدین اپنے بچوں کو بیچ دیا کرتے تھے۔ سوئم جن کی پیدائش ہی طبقہ غلامان میں ہو۔ چوتھے لوٹ مار میں جو لوگ پکڑے جاتے وہ بطور غلام فروخت کئے جاتے تھے۔ پانچویں غلاموں کی تجارت کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا۔ کہ کسی جرم کے عوض بجائے قید کے اس شخص کو غلام

بنالیا جاتا تھا۔ ایک قرضخواہ عدم وصولی کے بدلے میں قرضدار کو غلام بنا لیتا تھا۔ لیکن بعد میں قانوناً بند کر دیا گیا۔ غلاموں کو اکثر کچہریوں میں حقیر ملازمتوں پر رکھا جاتا تھا۔ ان سے سڑک بنانے اور شہر کی صفائی کا کام لیتے تھے۔ سرکس اور تھیٹر کے اکٹر بھی اکثر غلام ہی ہوا کرتے تھے۔ رومن قانون کی رو سے ایک غلام کو چوری زنا اور وعدہ خلافی کی سزا انہیں ملتی تھی۔ کیونکہ وہ اپنے آقا کی ملکیت سمجھا جاتا تھا۔ اور اسکی اپنی کوئی ہستی نہ ہوتی تھی۔ لیکن غلام اور آقا میں بالکل مساوات قائم تھی۔ یہ لکھا ہے کہ کیٹو اپنے غلاموں کے ساتھ وہی معمولی خوراک کھایا کرتا تھا اور اسکی بیوی غلاموں کے بچوں کو دودھ پلایا کرتی تھی۔

روم میں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خود غرضی سے غلام لینے کیخاطر سیاسی جھگڑے برپا کر دیتے تھے۔ ایسے آقا اپنے غلاموں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ روم میں تمام خانہ جنگیاں صرف غلام لینے کیخاطر ہی ہوتی تھیں۔ رومن طریق غلامی کی ایک خوبی یہ تھی کہ ایک رومن غلام کبھی بھی ایک آزاد باشندے کے حقوق حاصل کرنے سے ناامید نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ اسے آزادی حاصل کا موقعہ بھی دیا جاتا تھا +

بنی اسرائیل کے ماتحت غلاموں کی حالت

بنی اسرائیل کے ماتحت بھی غلاموں کی حالت ایسی غیر تسلی بخش نہ تھی غلامی سے جو مراد آجکل عیسائی دنیا میں لیجاتی ہے۔ اس وقت غلامی کو ایسا خیال نہ کیا جاتا تھا۔ اور ایک آقا اور غلام کے تعلقات میں زیادہ فرق نہ تھا غلام گھر کے اور لوگوں کی طرح خیال کئے جاتے تھے۔ اور اگر وہ اسرائیلی نسل سے ہوتے تھے تو انکی عزت آزاد باشندوں کی طرح ہی کیجاتی تھی۔ پہلے دستور کے موافق اسیران جنگ کو غلام بنا لیا جاتا تھا۔ یونانی اور رومن مالک کو اپنے غلام کی جان پر بھی اختیار ہوتا لیکن اسرائیلی آقا کو یہ اختیار حاصل نہ تھا۔ غیر ممالک کی کنیزوں سے پہلے زمانے کی نسبت اچھا سلوک ہوتا تھا۔ اور آقا کو

یہ اختیار نہ تھا کہ کنیز کو بیچ دے۔ اسے علیحدہ کرنے سے پہلے کنیز کو آزاد کر دینا ضروری ہوتا تھا +

عیسائیت کے ماتحت غلاموں کی حالت

میں نے اوپر غلامی کے آغاز کو بیان کیا ہے۔ اب میں موجودہ اور پرانی عیسائیت کا اثر اس پر بیان کرونگا۔ جو کچھ بھی حضرت مسیح کی تعلیم ہو اور چاہے وہ اپنی اصلی حالت میں ہمارے پاس موجود ہے یا نہیں۔ اس پر میں بحث نہیں کرونگا عیسائیت کا آغاز سلطنت روم کے وقت سے ہوا اور اس وقت ہی یہ مذہب غلاموں کی بہتری کیلئے کچھ کر سکتا تھا۔ جب حضرت مسیح نے اپنی تعلیم دنیا کو دی۔ اس وقت غلامی کی حالت قابل رحم تھی۔ لیکن سلطنت روم میں جو ترقی حالت غلاماں میں ہوئی۔ میں عیسائیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں دیکھتا یہ اصلاح سلطنت روم میں عیسائیت کے قائم ہونے سے پہلے ہی شروع ہوئی اور دوسری عیسوی میں ہی قانون کا اثر آزادی پر پڑنے لگا +

ڈائیوکرائیسوسٹم جو ٹراجن کا مشیر تھا پہلا یونانی مصنف ہے۔ جس نے اعلان کیا۔ کہ غلامی کا اصول قانون قدرت کے خلاف ہے۔ سلطنت کی حکمت عملی میں اب تبدیلی واقع ہوئی۔ فوجی حکومت اپنے انتہائی درجہ تک پہنچ چکی تھی رومن شہنشاہوں نے جان لیا۔ کہ اب ملک میں صنعت و حرفت کا دور دورہ ہونا چاہئے۔ اسلئے انہوں نے غلاموں کو رہا کر کے لوگونکو آزادی کیلئے تیار کرنا شروع کیا۔ اور بچوں کی فروخت اور قرض کے عوض انہیں گرو رکھنے کی رسم بند کر دی۔ غلاموں کو اپنی مالیت میں سے نصف حصہ کی وصیت کا حق ملگیا۔ اور شہنشاہ ہیڈرین نے آقاؤں سے غلاموں کی موت اور زندگی کے اختیارات لے لئے انٹونینس پائس (Antoninus Pius) ان آقاؤں کو سزا دیتا تھا جو اپنے غلاموں کو مار ڈالتے تھے۔ نیرو نے مجسٹریٹوں کو حکم دیا تھا کہ غلاموں کی معروضات بھی سنیں۔ اسی زمانہ سے جنگلی جانوروں سے غلاموں کی

لڑائی بھی بند ہوئی۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا (جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۴) کے مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ غلاموں کی حالت عیسائیت کی وجہ سے بہتر نہیں ہوئی بلکہ اس کا سبب لوگوں کے جذبات میں تبدیلی واقع ہونا تھا۔

" فرقہ غلامان کی نسبت جو تبدیلی قانون میں واقع ہوئی۔ وہ ہرگز عیسائیت کی تعلیم کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ اس کا سبب لوگوں کے جذبات کی تبدیلی تھی جو ایک امن پسند حکومت کی وجہ سے پیدا ہوگئی"۔

یہ بالکل بے بنیاد بات ہے۔ کہ یہ ترقی اخوت انسانی کا نتیجہ ہے جس کی تعلیم عیسائیت نے دی جس اخوت انسانی کی تعلیم عیسائیت نے دی وہ ایک لامعنی شئے ہے۔ اسلام کی اخوت انسانی مغربی دنیا کی طرح ایک لامعنی سا فقرہ نہیں۔ بلکہ ایک حقیقی طاقت ہے۔ اس سچائی کا اظہار انسائیکلو پیڈیا ببلیکا جلد چہارم میں عیسائی کی قلم سے ہوا۔ اُن کی حقیقت اُن کے اعمال سے ظاہر ہوگی۔ اگر حضرت مسیح کو معلوم ہوتا کہ ان کی بھیڑیں ان کے نام اور کتاب کا یہ ناجائز استعمال کریں گی تو شاید وہ یہ فقرہ کبھی نہ فرماتے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح نے غلاموں کیلئے کیا کیا۔ سوسائٹی میں جو رتبہ عیسائیت غلام کو دیتی ہے۔ وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ کئی دفعہ عیسائیوں نے سوال کیا ہے کہ غلام میں رُوح ہوتی ہے یا نہیں لیکن ہم اب واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ جن کا تعلق اس مضمون سے ہے۔ عیسائی انجیل کی بنا پر افریقہ کے حبشیوں پر ٹوٹ پڑے اور جہاز کے جہاز بھر کر دوسرے ممالک میں بھیجدیئے جہاں ان سے جانوروں کا کام لیا جاتا تھا۔ ایک عیسائی مالک غلام نے عورت کی عزت افزائی اسی میں دیکھی کہ اسے اپنے گھر بار سے علیحدہ کرکے کوڑے مار کر محنت کرائی جائے۔ مختلف گھروں سے لوگوں کو باندھا جاتا تھا۔ اور کوڑوں سے انہیں آگے چلاتے تھے۔ تاکہ ان سے کپاس کے کھیتوں میں کام لیا جائے اُن کے زخمی شدہ بدن سے ریت پر خون بہتا جاتا تھا۔ مرد بچے اور عورتیں ہزاروں کی تعداد میں پیاس اور گرمی سے راستہ ہی میں جان دے دیتے

تھے۔ اور جو بچ جاتے تھے انہیں جہاز کے سب سے نچلے حصہ میں جانوروں کی طرح بھر دیا جاتا تھا۔ اگرچہ لکن فیرر کے مطابق عیسائیت نے انسان کا رتبہ بڑھایا۔ عورت کی عزت افزائی کی ہے۔ اور بچے کی زندگی کو معصوم قرار دیا ہے۔ ان غریب حبشیوں کو نئی دنیا میں لیجاتے تھے۔ اور جو دوران سفر میں مرجاتے تھے۔ ان کو سمندر میں پھینک دیا جاتا تھا۔ جہاں شارک کا پیٹ ان کی قبر بنتی تھی۔ ابھی ان واقعات کا خاتمہ نہیں ہوا۔ جن کے ماتحت عیسائیت نے دنیا کو مہذب بنایا خاوندوں کو انکی بیویوں سے علیحدہ کیا جاتا تھا۔ اور ایک بڑا وجیہ حبشی ان عورتوں میں نسل کیلئے چھوڑا جاتا تھا۔ اور کبھی عیسائی مالک خود یہ کام انجام دیتا تھا اس طرح جو اولاد ہوتی تھی۔ وہ اس مالک کے غلاموں کی تعداد میں اضافہ ہوتا تھا بعض عیسائی کہتے ہیں کہ غلامی حضرت مسیح کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور اُن کا دعویٰ ہے۔ کہ غلامی پہلے سے ہی رائج تھی۔ اور عیسائیت نے آکر اس کا خاتمہ کیا۔ میں یہ مانتا ہوں کہ جب عیسائیت دنیا میں آئی تو غلامی پہلے سے ہی موجود تھی۔ لیکن عیسائیت نے یہ کہکر کہ کچھ انسان غلام ہی رہینگے۔ اس زمانہ کی غلامی کی حمایت کی ہے۔ جو لوگ اسمیں بھی شک کرتے ہیں۔ ان کیلئے انجیل سے ذیل کے حوالجات درج کرتا ہوں:۔

تمہارے غلام اور تمہاری لونڈیاں جنہیں تم رکھ لو۔ چاہئے کہ ان قوموں میں کی ہوں جو تمہارے آس پاس رہتی ہیں۔ تم ان ہی سے غلام لونڈیاں مول لینا اور ان اجنبیوں کے لڑکوں میں سے بھی جو تم میں بود و باش کرتے ہیں۔ اور ان کے گھرانوں میں سے جو تمہاری زمین میں پیدا ہوئے مول لیجیو وہ تمہاری ملکیت ہونگے۔ اور تم انہیں میراث کے طور پر رکھ لو کہ تمہارے بعد تمہارے لڑکوں کی میراثی ملکیت ہوں۔ وہ ابد تک تمہارے بردے ہیں" (احبار باب ۲۵ آئیت ۴۴ و ۴۶) تعجب کی بات ہے کہ یہ آیتیں انجیل میں پائی جاتی ہیں۔ اور نئے اور پرانے عہد نامے کی اور آیتوں کی طرح ابھی تک محذوف نہیں کی گئیں۔ اب میں ایک اور آیت کا حوالہ

دیتا ہوں +

اگر تو عبرانی غلام مول لے تو وہ چھ برس تیری خدمت کرے۔ اور ساتویں برس مفت آزاد ہو جاوے۔ اگر وہ اکیلا آیا تھا تو اکیلا جائیگا۔ اور اگر وہ جورو والا تھا تو اسکی جورو اس کے ساتھ جائیگی۔ اگر اس کے آقا نے اس کا بیاہ کر دیا۔ اور جورو اسکی اُس کی اُس سے بیٹے اور بیٹیاں جنی تو جورو بچوں سمیت آقا کی ہوگی۔ اور وہ اکیلا چلا جائے

(خروج باب ۲۱ آیت ۵-۲)

لیکن اس آیت سے ظاہر ہے کہ غلام کی بیوی کو شادی کے معاملہ میں اپنی رائے دینے کا کوئی حق نہ تھا بلکہ اس کو اپنی اولاد۔ اپنی عصمت۔ اپنے خاوند پر کوئی اختیار نہ تھا۔ جیسا کہ اوپر لکھا ہے ایک غلام چھ برس کے بعد اپنی آزادی کا تقاضا کر سکتا تھا لیکن اگر اسکو اپنی بیوی اور بچوں سے زیادہ محبت ہوتی تھی تو وہ مجبوراً آزادی کی خواہش کو قربان کر کے ہمیشہ کی غلامی کو قبول کرتا تھا۔ "اس کا آقا اُسے قاضیوں کے پاس لیجائے پھر اُسے دروازے پر یا دروازے کی چوکھٹ پر لائے۔ اور سُتاری سے اس کا کان چھیدے۔ اور وہ ہمیشہ اسکی غلامی کرے" (خروج باب ۲۱ آیت ٦) کیا یہ اس خدا کے الفاظ ہو سکتے ہیں جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ انجیل ایک بڑی ضخیم کتاب ہے جسمیں بہت سی لامعنی باتیں موجود ہیں جن سے اجتماعِ ضدین ہو جاتا ہے۔ تمام انجیل کو کلام الٰہی کہنا کلمہ کفر سے کم نہیں۔ پھر ہم پڑھتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھیاں مارے۔ اور وہ مار کھاتی ہوئی مر جائے تو اُسے سزا دیجائے لیکن اگر وہ ایکدن یا دو دن جئے تو اُسے سزا نہ دیجائے۔ اسلئے کہ وہ اس کا مال ہے (خروج باب ۲۱ آیت ۲۱-۲۰)

انجیل کا خدا شاید فوری موت سے اس ایذا رسانی کو بہتر سمجھتا ہے۔ اس لونڈی کیلئے تو یہی اچھا ہے کہ اُسے فوراً مار دیا جائے۔ کیا میں ایسے خدا پر ایمان لا سکتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ گو ہزار انجیل مجھے ابدی جہنم سے ڈرائے۔ میں ہرگز یہ الزام خدائے غفور الرحیم پر نہیں لگا سکتا۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک آقا اپنی لونڈی

کو مار ڈالتا ہے۔ اور اس سے کوئی پرسش نہیں ہوتی۔ فریڈرک ڈگلاس (Fredrick Doughlas) لکھتا ہے کہ مسٹر گائلز ہکس (Giles Hicks) کی بیوی سنے جو میرے قریب ہی رہا کرتی تھی۔ ایک پندرہ سالہ لڑکی کو نہایت بُری طرح سے مار ڈالا۔ یہ لڑکی میری رشتہ دار ہی تھی۔ اس رات اس لڑکی کو مسز ہکس کے بچے کی نگہداشت کیلئے مقرر کیا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ سو گئی اور بچے نے چلانا شروع کیا۔ کیونکہ اس لڑکی نے پہلے بھی کئی راتیں شب بیداری میں گذاری تھیں۔ اسلئے وہ بچے کی آواز نہ سُن سکی۔ مسز ہکس نے دیکھا۔ کہ لڑکی غافل ہے وہ اُٹھی اور لکڑی سے مارنا شروع کیا۔ اور لڑکی کے سینے اور ناک کی ہڈیاں توڑ ڈالیں۔ چند گھنٹے کے بعد لڑکی مر گئی۔ اس جرم کیلئے کوئی پرسش نہ ہوئی۔ اور نہ ہی مجرم کو عدالت میں آنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑی۔ فریڈرک ڈگلاس بیان کرتا ہے کہ میرا آقا ان مظالم کو مذہباً جائز سمجھتا تھا۔ میں نے اسے دیکھا ہے کہ ایک لنگڑی عورت کو وہ باندھ کر اس قدر مارتا کہ اس کے جسم سے خون نکل آتا تھا۔ اور اس مذموم فعل کی حمایت میں وہ انجیل کی یہ آیت پڑھتا تھا جو اپنے مالک کے حکم کو جانتا ہے۔ اور نہیں کرتا۔ وہ کوڑوں سے مارا جائیگا +

مسٹر گور نے ایکدفعہ کرنل لائیڈ کے ایک غلام کو جس کا نام ڈمبی تھا کوڑوں سے مارنا شروع کیا چند کوڑے مارنے کے بعد جب وہ تنگ آگیا تو ڈمبی کو ایک کھائی میں پھینکدیا اور مسٹر گور نے اسے کہدیا۔ کہ اگر تیسری آواز پر تم باہر نہ آئے تو گولی سے مار دونگا۔ مسٹر گور نے پہلی آواز دی۔ لیکن ڈمبی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اسی طرح دوسری اور تیسری آواز بھی دی لیکن ڈمبی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اس پر مسٹر گور نے بغیر کسی سے مشورہ کئے یا ایک اور آواز دیئے نشان لیکر بندوق چلا دی۔ اور ایک لمحہ میں ڈمبی کا نام و نشان صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ کیا یہ تمام افعال وحشی اور کافر لوگوں کے ہیں نہیں ان لوگوں کے ہیں جنہوں نے مسیح کو پالیا۔ عیسائی شاید ایسے ہولناک واقعات کو بھولجائیں لیکن تاریخ ان کو ہرگز فراموش نہیں کر سکتی عیسائیوں نے انجیل

کے مطابق ان لوگوں کو غلامی میں بیچا ہے جو تہذیب اور قومیت میں ہرگز ان سے ادنےٰ نہ تھے جو کہ غیر
(Pagans) نہیں تھے بلکہ عیسائی تھے۔ پہلے تین جارجوں کے زمانے میں بھی عیسائی مرد
اور عورتوں کو امریکہ میں بیچا جاتا تھا۔ سکاٹ لینڈ میں آخری صدی تک بھی غلام موجود تھے۔ اب
عیسائی تو یہ ضرور مان لیں گے کہ پرانا عہدنامہ غلامی کی حمایت کرتا ہے لیکن وہ اس امر پر اصرار کریں گے
کہ حضرت مسیح کے آنے سے یہ منسوخ ہو گیا! اور نئے عہدنامہ میں کوئی ایسا حوالہ نہیں ملتا جو انسان پر
دوسرے انسان کی ملکیت ظاہر کرے۔ یہ ایک لغو عذر ہے جو نئے عہدنامہ سے محبت کرنے والے پیش
کرتے ہیں۔ وہ اس پر قسم اٹھاتے ہیں۔ اور سدا اسے پڑھنے کے ہر طرح سے اسکی عزت کرتے ہیں
یہ درست ہے کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں انسان دوسرے انسان پر ملکیت رکھتا تھا۔ جاندار اور ذی روح
انسانوں کو غلامی میں بیچا جاتا تھا جن روحوں کیلئے حضرت مسیح جان دینے کیلئے آئے لیکن کہیں
بھی درج نہیں کہ حضرت مسیح نے ان مظالم کے خلاف ایک لفظ بھی کہا ہو جو مرد عورت اور
بچوں پر ڈھائے جاتے تھے۔ انسان جن کے دل میں ہر قسم کے جذبات موج زن تھے غلامی میں
بیچے جاتے اور حضرت مسیح خاموش دیکھا کئے۔ اور ان حالات کو بدلنے کا کبھی خیال آیا بلکہ
انھوں نے یہ کہا "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے
آیا ہوں (متی باب ۵ آیت ۱۷) غلامی کی حمایت کی۔ نیا عہدنامہ بھی غلامی کی حمایت کرتا ہے :-
"اے نوکرو جو جسم کی رو سے تمہارے مالک ہیں اپنی صاف دلی سے ڈرتے اور کانپتے ہوئے ان کے ایسے
فرمانبردار رہو جیسے مسیح کے" (افسیوں باب ۶ آیت ۵)
شاید عیسائی یہ کہدیں کہ مندرجہ بالا حوالجات میں نوکر (Servants) کا لفظ استعمال
ہوا ہے لیکن اس کے جواب میں میں ان سے کہونگا کہ نیا عہدنامہ عبرانی اور یونانی زبانوں سے ترجمہ ہوا
اور ان کی زبانوں کی مستند کتابوں میں نوکر کا لفظ غلام کیلئے ہی استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ ذیل
کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے "اور ایسا ہوگا کہ اگر وہ تجھے یوں کہے کہ میں تیرے پاس سے نہ جاؤنگا کہ
میں تجھے اور تیرے گھر کو دوست رکھتا ہوں۔ اسلئے کہ تیرے پاس رہنا اس کے نزدیک اچھا
ہے تو تو ایک سوآ لے اور اس کا کان چھید کہ اس سوئے کو اپنے دروازے میں گھسا دے
کہ وہ ہمیشہ کو تیرا غلام ہوگا۔ اور اپنی لونڈی سے بھی تو ایسا ہی کیجو (استثنا باب ۱۵ آیت ۱۶ و ۱۷)

آجکل جہاں تنگدلی اور جہالت زیادہ ہے وہیں عیسائیت کی عزت اور عورت کی بےعزتی زیادہ ہوتی ہے۔ ان امور کی تصدیق کیلئے مجھے حبشی عیسائیوں اور ریوبُروں کی طرف اشارہ کردینا کافی ہے۔ سر میتھو ہیل (Sir Mathew Hell) نے جیمز اول کے وقت ایک کتاب انجیل کے مظالم پر لکھی مسیسپی (Mississippi) کے پادری جیمز لائلی ایم۔اے نے یہ کہکر عوام کے خیالات کا اظہار کیا۔ کہ اگر غلامی گناہ ہے اور غلاموں کو ان کے مالکوں کو واپس کرنیکے لئے پکڑنا احکام الٰہی کے خلاف ہے۔ اور غلاموں کو بیچنا خریدنا یا رکھنا ناجائز ہے تو ان گیارہ ریاستہائے متحدہ کا ¾ حصہ شیاطین میں سے ہے میں اسکے ثبوت میں کافی لکھ چکا ہوں کہ نیا اور پرانا عہدنامہ غلامی کی حمایت کرتے ہیں۔ اور کلیسیا کے ارکین نے اسکی بڑے زور سے تائید کی ہے۔ میں نے حبشی تجارت کے چند ایک منظر بھی پیش کردئیے ہیں۔ ان تمام ہولناک واقعات کی ذمہ واری عیسائی کلیسیا پر ہے میں نے ہرگز غلو سے کام نہیں لیا۔ اگر میں نے کہیں تشبیہ یا استعارہ استعمال کیا ہے تو اصلی واقعات اس سے کہیں بڑھ کر ہیں عیسائی غلامی کے پہاڑ انسانی ہڈیوں کے ہیں۔ اسکے دریا آنسوؤں اور خون سے لبریز ہیں جنمیں کروڑوں انسانوں کی آہوں سے طوفان برپا ہے جن کیلئے علم کی کتاب کبھی نہ کھلی جن کے لب جام مسرت سے ناآشنا رہے جو آزادی کی نعمت سے محروم ہی چلے گئے۔ جن کے نصیب میں بیوی بچوں اور گھر کا آرام نہ لکھا تھا۔ بلکہ اسکی بجائے قسام ازل نے سالہاسال کی محنت شاقہ اور تشدد ان کے حصہ میں رکھ دیا تھا۔ یہاں تک دنیا سے تھک ٹوٹ کر قبر کے گوشۂ تنہائی میں ہی وہ آرام پاتے تھے۔ جہازوں پر بھی غلاموں سے نہایت وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا۔ جو کپتان ہائنز (Haynes) اور ڈاکٹر فیلکن برج (Falcon Bridge) کی شہادت سے ظاہر ہے جو انہوں نے پارلیمنٹ کی کمیٹی کے روبرو دی +

۱۵۰۰۰ آدمی متواتر کئی سال تک افریقہ سے غلامی میں لئے گئے میجر ڈنہم (Denham) اپنے افریقہ کے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ تین ہزار بدقسمت حبشیوں کو انکے گھروں سے نکالکر ہمیشہ کی غلامی میں بھیجا گیا۔ اور تقریباً اس سے دُگنی تعداد انکو حاصل کرنے میں کام آئی +

اب میں آپ کی توجہ امریکہ کے قدیم باشندوں کی طرف مبذول کراتا ہوں جن کو عیسائیت نے نہایت سفاکی سے ہلاک کیا +

سپین کے عیسائیوں نے اپنے پادریوں کے ہمراہ جو انگریزوں سے بھی زیادہ مذہبی لوگ شمار کئے جاتے ہیں امریکہ کے اصلی باشندوں کو قتل کیا۔ حالانکہ انہوں نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا تھا جسکے بدلے انہیں یہ سزا ملے۔ یہ لوگ اس ظلم سے ڈر کر بھاگے اور ان کو ہنٹر کون پر قتل کیا گیا۔ مرد عورت۔ بچے۔ بوڑھے سب بلا تمیز مارے گئے تین مہینہ کے عرصہ میں سات ہزار بچے قتل ہوئے ایکدن میں دو ہزار سرداروں کے لڑکے مارے گئے اور کئی ہزار عورتوں کی بے حرمتی کر کے انہیں قتل کیا گیا۔ ایک پادری نے انہی باشندوں کے ایک سردار کو قتل کرنے سے پہلے حضرت مسیح اور عیسائیت کی بابت کہا۔ کہ اگر تم اس مذہب کو مان لوگے تو بہشت میں جاؤ گے اور اگر نہیں مانو گے تو دوزخ میں جاؤ گے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس سردار نے پادری سے پوچھا کیا یہ سپین کے لوگ بہشت میں جاتے ہیں۔ پادری نے کہا ہاں۔ سردار نے بغیر کسی تامل کے جواب دیا کہ میں بہشت کی بجائے دوزخ میں جانا پسند کرتا ہوں۔ تا کہ ان ظالم لوگوں سے رہائی پاؤں۔

انگلستان میں پہلے افریقہ کے غلاموں کی تجارت کمپنیوں کے ہاتھوں میں تھی مگر ولیم اور میری کے عہد میں ایک ایکٹ کے ماتحت تمام رعایا کیلئے اس تجارت کی آزادی ہو گئی۔ جان ہاکنز اور تھامس ہمپٹن نے ملکہ الزبتھ کے زمانے میں تین جہاز سیرالیون سے غلام لانے کیلئے تیار کئے۔ ملکہ الزبتھ نے پھر اپنا ایک اعلیٰ جہاز جیزز اسی کام کیلئے روانہ کیا۔ برائن اڈورڈز (Bryan Edwards) کے شمار کے مطابق انگریز ۳.۳۳۲.۶۹۵ غلام افریقہ سے لائے اور ۱۹۲ جہاز اس تجارت میں مشغول تھے +

کویکرز (Quakers) نے پہلے پہل غلامی کے خلاف صدا اٹھائی اور ۱۷۶۱ء میں انہوں نے تمام لوگوں کو اپنی سوسائٹی سے نکال دیا جن کا اس تجارت کے ساتھ کچھ بھی تعلق تھا۔ کویکرز نے تو امریکہ میں ۱۶۹۶ء میں ہی غلامی کے خلاف کا کام کرنا شروع کر دیا تھا مسٹر پٹ نے دار العوام میں تحریک کی کہ وہ اس تجارت کی تحقیقات کریں۔ اس تجارت کو بند کرنے کی پہلی تحریک ناکامیاب رہی۔ دار الامرا میں بھی ناکامیابی ہوئی۔ آخر ۱۸۰۷ء میں قرار پایا کہ غلامی بند کر دی جائے۔ ڈنمارک پہلا ملک تھا جس نے ۱۷۹۲ء میں غلامی کی ممانعت کر دی امریکہ کی ریاستہائے متحدہ نے ۱۷۹۴ء میں غلامی کی ممانعت کی۔ اس مضمون کو

ختم کرنے سے پہلے میں چند عیسائی پادریوں کے کارہائے نمایاں ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ۱۸۳۰ء میں ہنری لارڈ بروہم نے دارالعوام میں بیان کیا کہ ایک عیسائی پادری تھامسن ولسن رچرڈ نے اپنی ایک غلام عورت کو برہنہ کر کے اسقدر مارا کہ اس کا تمام بدن زخمی ہوگیا۔ ۴ فروری ۱۸۳۵ء میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جسمیں ہر فرقہ کے پادری شریک ہوئے۔ اور یہ قرار پایا۔ کہ حضرت ابراہیم حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوبؑ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے غلامی کو قائم رکھنا چاہیئے پادری اے ڈی سمینز نے کہا۔ کہ غلام کی ملکیت کلام الٰہی سے صاف ظاہر ہے + ڈاکٹر کراڈر نے کہا کہ انجیل نہ صرف غلامی کی اجازت دیتی اور اسکے متعلق احکام صادر کرتی ہے۔ بلکہ غلامی کو خود خدا نے قائم کیا۔

ییل کالج کے ڈاکٹر ٹیلر نے کہا۔ اگر حضرت مسیح آج زندہ ہوتے تو وہ بھی غلاموں کے مالک ہو جاتے جتنی تکلیف امریکہ کو حبشیوں سے پہنچی ہے وہ بجا ہے غلاموں کو تو رہا کر دیا گیا لیکن انکی اولاد آزاد نہیں۔ ان کو ووٹ دینے کا حق نہیں۔ اور نہ ہی وہ عدالت میں انصاف طلب کر سکتے ہیں۔ اور وہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان حبشیوں کی روح نہیں۔ اور نہ ہی بہشت یا دوزخ میں جائینگے جزائر فجی (Fiji Islands) میں ہندوستانی مزدوروں سے نہایت ہی وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ ان سے نیشکر کے کھیتوں میں صبح ساڑھے پانچ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور ایک شلنگ مزدوری ملتی ہے۔ عورتوں کی مزدوری ۵½ پنس ہے۔ ایک عورت پانچ مردوں میں تقسیم کیجاتی ہے جس سے آئے دن قتل خودکشیاں اور ہولناک واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ان مزدوروں کو ہندوستان سے دھوکہ دے کر بھرتی کیا جاتا ہے۔ اور انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ انہوں نے کہاں جانا ہے۔ اور کن شرائط پر کام کرنا ہے +

ہوسٹن (Houston) اور ڈمیرارا (Demerara) کی بغاوت اور اسکے بعد کورٹ مارشل کے واقعات بھی نہایت عبرتناک ہیں۔ ان بیکس اور بیگناہ لوگوں کے خون میں ہاتھ رنگ کر عیسائیت نے کیا حاصل کیا۔ وہ اس منافقت کے مقابل اپنی تہذیب کو بہتر سمجھتے تھے عیسائیت کا یہ دعویٰ بالکل باطل ہے کہ اس نے انسان کا رتبہ بلند کیا۔ اور عورت کی عزت افزائی کی ہے +

عید الضحیٰ کی تقریب کے متعلق اظہارِ خیالات

(از قلم فرانسس اے۔ ایچ ولیمز)

پھر اس دفعہ مجھے اس سالانہ تقریب کی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ جو ایک مسلم کی منزل زندگی میں سنگ راہ کا کام دیتی ہے۔ خوش قسمتی سے اس دفعہ اتوار عید کا دن تھا جس روز سب کاروبار بند ہوتا ہے۔ ویسے تو موسم نہایت ہی خوشگوار رہا۔ لیکن پچھلے پہر ہلکی سی بارش ہوگئی۔ انگلستان کے مختلف حصص سے اور دیگر ممالک سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ جن کی اپنے ملک میں بہت قدر و منزلت ہوتی ہے۔ اور یہاں بھی ان کی بڑی شہرت ہے سب اپنے اللہ کی عبادت کے لئے جسے وہ فرض اولین سمجھتے ہیں۔ مسجد ووکنگ میں تشریف لے آئے۔ دنیا کے ہر حصہ کے مسلمان جو مختلف مدارج اور طبقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ اخوت اسلامی میں سب ایک ہوگئے۔ امیر اور تعلیمیافتہ مسلمانوں کو اپنے غریب اور ناخواندہ بھائیوں سے ملنے میں کوئی عار نہ تھی۔ یہ عدیم المثل اخوت نہ تو عیسائیت کی تنگدلی میں اور نہ دہریہ سوسائیٹیوں میں میسر آسکتی ہے۔ صرف اسلام ہی کی وسعت میں یہ ممکن ہے۔ جس کے بانی رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ یہاں ہم نے ترکش ڈیلیگیشن کے ممبروں سے ملاقات کی جو نہایت ہی شائستہ اور خوش اخلاق تھے۔ بہت سے اصحاب اور خواتین انواع و اقسام کے لباسوں میں موقع کو زینت بخش رہے تھے۔ سب سے عمدہ نظارہ تو ہندوستانی اور انگریز بچوں کا تھا۔ جو عید کو نہایت جوش و خروش سے منا رہے تھے۔ پہلے اذان کے بعد سب نے نماز پڑھی نہایت خوش اسلوبی سے سب نے صفیں بنائیں اور خداوند تعالیٰ کے سامنے حضوری قلب کے ساتھ رکوع و سجود کئے +

اس باقاعدگی اور عظمت نماز کو دیکھ کر ہندوستان کے ان وائسرائوں کی تحریریں

یاد آگئیں جنہوں نے لکھا تھا۔ کہ یہ نظارہ بے اختیار دل میں یہ آرزو پیدا کرتا ہے۔ کہ ہم بھی مسلمان ہو جائیں۔ نماز کے بعد برادرانہ ملاقاتیں شروع ہوئیں اور پرانے دوست پھر ایکدوسرے سے ملے۔ کچھ عرصہ کے بعد مشرقی طرز کا کھانا مہمانوں کے سامنے چنا گیا۔ ہمارے دوست پروفیسر ایچ ایم لیون۔ شیخ قدوائی سے پھر نیاز حاصل ہوا۔ اور ہم سب مولوی مصطفیٰ خان امام مسجد کو ملکر بہت خوش ہوئے۔ ایک طرف ایک نہایت ہی امیر ہندوستانی جسکے ماتحت اپنے شہر میں کئی سو آدمی کام کرتے ہیں اپنے وقار کو بالائے طاق رکھ کر ایک بچے سے کھیل رہے تھے۔ جو ان کو دوڑنے کے لئے چیلنج کر رہا تھا۔ بچّوں نے عید کے دن سے خوب ہی فائدہ اُٹھایا۔ ایک چار برس کا لڑکا کسی چیز سے ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ حالانکہ اُسے بالکل چوٹ نہ آئی تھی لیکن اس نے تماشہ کی خاطر اس موقعہ کو ہاتھ سے دینا مناسب نہ سمجھا۔ اور زمین پر چت لیٹ کر خوب زور زور سے چلانا شروع کیا۔ اب کیا تھا۔ بڑے بڑے مدبّران ملک۔ قانون دان اور پروفیسر نہایت پھرتی سے اس بچے کی مدد کیلئے دوڑے۔ گویا بین الاقوامی لیگ کا انحصار انکی تیز رفتاری پر ہی موقوف تھا۔ کالا سفید پیلا۔ دُنیا میں کونسا بچہ ایسا ہے جو ایک گیند کو دیکھ کر دیوانہ نہیں ہو جاتا۔ ہمارے ایک مسلم بھائی نے چپکے سے ایک گیند نکالا اور بچّوں نے کھیل شروع کر دی جس کا فوراً ہی خاتمہ ہو گیا کیونکہ گیند کھڑکی سے ہو کر ڈرائنگ رُوم میں جا پڑا۔ جہاں ایک مشرقی حکمران لندن جانے سے پیشتر آرام فرما رہے تھے۔ کچھ عرصہ بعد بارش شروع ہو گئی۔ اور سب نے چار کی میزیں وغیرہ اندر کر لیں۔ جہاں ہم نے چائے پی۔ جسے مسکرات سے پرہیز کرنیوالے مسلم نہایت شوق سے پیتے ہیں۔ کچھ اصحاب تو کھانے کے بعد ہی تشریف لے گئے۔ اور بعض چائے پی کر رخصت ہوئے۔ بتدریج وہ پُر رونق مجمع کم ہوتا گیا۔ اور ہم میں سے بعض جو مصطفےٰ خانصاحب سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں

شام کے کھانے پر موجود تھے۔ آخر اس قابل قدر دن کو گذارنے کے بعد ہم الوداع کہکر رخصت ہوئے۔ اگست کی ایک سنسان رات میں جب ماہتاب عالمتاب خوب چمک رہا تھا۔ ایک انسان تنہا اس دنیا میں نکلا جس کے دل میں ایک غم کی یاد ابھی تازہ تھی۔ اسی رات ایک مسلم خاتون نے مجھے چلتے وقت نہایت یقینی طور سے کہا تھا۔ کہ اے بھائی تم اکیلے نہیں ہو۔ اللہ کے فرشتے تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہاری عزیز زوجہ کی روح تمہارے گرد و پیش پھر رہی ہے اور سب سے بڑھ کر خداوند کریم خود تمہارے ساتھ ہے وہی تمہیں آج یہاں لایا وہ ہمیشہ تم پر فضل کرتا رہیگا۔ ان خیالات میں میں اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا جس سے ایک گونہ اطمینان قلب مجھے حاصل ہوا۔ جو مدت سے میں کھو بیٹھا تھا مڑکر میں نے مسجد کے مینار پر آخری نظر ڈالی۔ اور میں نے ان ہندوستانی بھائیوں پر خدا کے فضل کیلئے دعا کی جو اس عظیم الشان تقریب میں شریک تھے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ

آج ہمارا فرض کیا ہے؟

مغربی دنیا میں مادی سائنس بہت بلند معراج ترقی پر پہنچ گئی ہے۔ اور اس سے بلاشبہ ہمیں بہت فوائد و برکات حاصل ہیں۔ علم طب میں ہم بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور تمام ملکوں سے طلبا ہمارے کالجوں میں گروہ در گروہ آتے ہیں۔ مگر ایک اور نکتہ نگاہ سے اس کا نتیجہ کچھ ایسا ہوا ہے۔ جو ہر سنجیدہ خیال کے لئے نہایت قابل افسوس ہے۔ یہ روحانیت کی رجعت ہے۔ اگرچہ بعض معاملات میں ہم بہت آگے نکل گئے ہیں۔ تاہم جہانتک مذہب کا تعلق ہے۔ ہر ایک عیسائی چرچ کے ارکان میں مسلمہ کلی رو بتنزل رہے ہیں حقیقت میں مغربی دنیا آج بے پروائی کی لہروں کے اثر کے نیچے ہے بعض دفعہ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ تعلیم مذہب کو تباہ کرتی ہے۔

مگر اس دعوے کا امتحان شرط ہے۔ اگر مذہب کی بُنیاد صحیح الہام پر ہے۔ اور
اور وہ منطق کے اصولوں کے موافق قابل عمل اور تمام بنی نوع انسان کی ضروریات
کے مطابق ہے۔ تو تعلیم اس مذہب والوں کے لئے محض برکت ہی برکت ہے
لیکن برخلاف اس کے اگر مذہب صرف چند ڈاگموں (Dogmas) پر
اعتقاد ہی کا نام ہو جو کسی قدیم زمانہ میں عالم پجاریوں نے مرتب کئے
تھے۔ اور ساتھ ہی اصول سائنس کے مخالف اور انسان کی ضرورت کیلئے
غیر مفید ہو تو ایسے مذہب کو تباہ کرنے کے لئے تحصیل تعلیم کے انتظار
کی بھی ضرورت نہیں۔ اس کے پھول جھڑ جائیں گے۔ اور آہستہ آہستہ
فطری موت مر جائیگا۔ ہر شخص مانتا ہے کہ تعلیم ایک نعمت ہے۔ یہ انسان کی
بزرگی اور خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ باوجود اس پرانی ضرب المثل کے
کہ "جہاں جہالت ہی زندگی کی مراد ہو وہاں عقلمند بننا بیوقوفی ہے"۔ ایک
سمجھدار آدمی آج خوشی سے تمام علم لے لیتا ہے جو کسی ذریعہ سے بھی اس
کے لئے ممکن ہو۔ جہالت ایک بادل ہے۔ جو عقل کو ڈھانپ لیتی ہے
ترقی کو روک دیتی ہے۔ روح۔ دل اور جسم کو ابدیت کی راہ پر پکڑ کر دبوچ
ڈالتی ہے۔ علم نصف النہار کا سورج ہے جو انسانی جان اور بدنی ڈھانچے
کے تاریک گوشوں کو منور کرتا ہے۔ اسرار قدرت کو کھولتا ہے۔ اور بنی آدم
کو مکمل روشنی اور امن کے خطوں کی طرف چڑھائی میں مدد دیتا ہے جو
مذہب تعلیم سے خدشہ میں ہو وہ بنی آدم کی ہدایت کا موجب نہیں ہوسکتا۔ اور
اگر تعلیم ایسے مذہب کو تباہ کرے۔ تو گویا عقل کے خدائی عطیہ نے ایک
ناقص اور نامکمل چیز سے دُنیا کو پاک کر دیا۔ مغرب میں یہ کہنا کوئی مبالغہ
نہیں کہ عیسائیت تدریجاً مگر یقیناً مرتی جاتی ہے۔ آج عیسائیت دو
گروہوں میں منقسم ہے۔ اول وہ جو ایمان رکھتے ہیں۔ اور دوم وہ جو بالکل
بے پرواہ سے ہیں۔ ماننے والوں کی تعداد کم ہے۔ اور وہ "کیتھولک چرچ"

"گریک چرچ" اور پروٹسٹنٹ کے ۹۰۰ متفرق فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ان چرچوں میں سے کیتھولک چرچ کے پیرو تو برائے نام ہی رہ گئے ہیں "آرتھو ڈاکس چرچ" زیادہ تر بعض قومیتوں کی بنیاد ہے۔ اور پروٹسٹنٹ ازم کے مختلف فرقے تو آج قوت لایموت کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

حقیقت میں مغرب کے لوگ مذہب سے بے پرواہ ہیں۔ جب تم بعض اخباروں میں بنی آدم کی تقسیم مذاہب کے لحاظ سے دیکھتے ہو۔ اور عیسائیوں کی تعداد بڑھتے ہو تو یہ بات کبھی نہ بھولنی چاہیئے۔ کہ یہ اعداد یونہی بڑھائے ہوئے ہیں۔ اور انہیں اسملک کے تمام باشندے شامل ہیں جنمیں عیسائیت کے مختلف چرچوں میں سے کوئی ایک "شاہی مذہب" ہے۔ یہ یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ ان نام نہاد عیسائیوں میں سے ہزاروں کا حقیقت میں کوئی مذہب ہے ہی نہیں۔ وہ اس نوع کے ہیں جیسے برائے نام ماننے والے کہتے ہیں۔ جس ہی شائستہ طور پر یہ عبارت ہے کہ وہ حقیقت میں بالکل بے پرواہ ہیں۔ ان لوگوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو کبھی چرچ یا چیپل میں عبادت کیلئے داخل نہیں ہوتے۔ ہاں وہ اپنی شادی یا دوسرے کے جنازہ کے ساتھ کبھی چلے جاتے ہیں۔ مگر اسکی حقیقت ہی کیا۔ ان سے کوئی مذہبی مسئلہ پوچھو الٰہیات پر سوال کرو عیسائی تعلیم پر کوئی اعتراض اُٹھاؤ تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ نہ تو یہ باتیں سمجھتے ہیں۔ نہ ان کے لئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہیں مغرب میں واقعات کا یہ عالم ہے۔ اور آج مشرق والوں کو احتیاطاً اسی بات کی اطلاع دینا ضروری ہے۔ کہ وہ مغرب والوں کے قدم بقدم نہ ماریں۔ کیا میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے کھُلم کھُلا کہ دوں کہ کبھی وہ سچے ایماندار نہیں بن سکتے۔ جب تک وہ ان ابدی صداقتوں پر عملاً اور اعتقاداً کاربند نہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و افضل المرسلین کے مبارک ہونٹوں کے ذریعہ بنی آدم پر الہام کیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اسلام کو سیکھیں اسکو سمجھیں اس پر عمل کریں۔ اور پھر دوسروں کے لئے نمونہ اور راہبر بنیں۔ کوئی شخص اپنے آپ کو

مسلم کہہ سکتا ہے مگر وہ مسلم نہیں جب تک اسکی زبان اور دل مسلم نہوں ہمیں ارتقائے روحانی کی پہلی منزل ہی یعنی "ایمان محض" پر قانع نہیں رہنا چاہئیے۔ بلکہ ہمیں ترقی کرنی چاہیئے کہ ارتفاع علم پر پہنچیں اور انجام کار اپنے آپ کو پوری طرح معرفت کی چوٹی پر منور پائیں مغرب کے لوگ تو پہلے قدم یعنی ایمان پر ہی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ وہ بھلا "حقیقت" تک کب پہنچ سکتے ہیں مسلم مرد اور عورتیں اس بات سے آگاہ رہیں کبھی یہ خیال مت کرو کہ صرف مادی ترقی ہی ترقی ہے۔ یہ دُنیا تو جلدی گذرنے والی صبح کاذب کی طرح ہے اور "دوامیت" کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہے۔ آؤ ہم مسلمان آپس میں اس بات کا فیصلہ کریں کہ کیا ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو اپنا شاندار پیغام سنایا مگر کیا ہم بھی بنی آدم کو راہِ راست پر لانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہم بھٹک کر پگ ڈنڈیوں پر تو نہیں جا پڑے ہیں۔ سیاسیات انسانی ہیں۔ اور ان کا ناقص ہونا لازمی ہے وہ انفرادی رائے کا سوال ہیں لیکن مذہب خدا کی طرف سے اور مکمل ہے ہم آج غیر مسلم قوموں سے کیوں مراعات کے خواہاں ہوتے ہیں؟ ہم زبردست ترین قوم ہونے کے بجائے کمزور کیوں ہیں؟ کیا اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیں بے پرواہی کا روگ کھائے جاتا ہے۔ ان سوالوں کا خواہ کچھ ہی جواب ہو۔ اگر نقص موجود ہیں تو وہ ہماری ذاتی ہیں۔ اگر ہم کمزور ہیں۔ تو یہ ہمارے فعلوں کا نتیجہ ہے۔ مگر ایک بات ہمیشہ سچ ہے کہ اسلام مکمل ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام کو پھر پکڑو چھوٹے چھوٹے تفکرات کو جو ہمارے سدراہ ہیں دُور کردو۔ بیکار اور غیر مفید توہم پرستی سے نفرت کرو۔ ہمیں اسلام پر کاربند ہونا چاہئیے۔ پھر ہم لافتح ہو جائینگے

آج انگلستان میں ایک مشن ہے جو جھوٹے "ڈاگموں" کا مقابلہ کرتا ہے تعصب کو ہٹاتا ہے۔ اور اسلام پر جو جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں ان کو رد کرتا ہے۔ یہ "ووکنگ مسجد" مغرب کے سوچنے والوں کو چیلنج ہے

بے لے پرواہوں کو نیا پیغام سننے کیلئے بلاتی ہے۔ اور دشمن کو پکارتی ہے۔ کہ نیزہ تان کر آ ڈٹو اور اس سوال کا فیصلہ کرو۔ کہ صداقت کیا ہے؟ اے مسلمانوں آج تمہاری لڑائی مغرب میں ایک مٹھی بھر پیشہ ور لڑ رہے ہیں۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تمہیں کچھ خبر بھی ہے۔ کیا تم یہ محسوس کرتے ہو۔ کہ ہمارا فرض ہے کہ اسلام کی روشنی مغرب والوں تک پہنچائیں۔ اور جس کا دشمن بننا ممکن ہے اسکو پُر محبت بھائی بنالیں۔ اگر ہم آج اپنے فرائض کو پورا کرنے میں کوتاہی نہ کریں تو ہمیں آیندہ کا کیا فکر ہے؟ اے روایات عظیمہ کے وارثو اُٹھو اپنے جوہر دکھاؤ۔ یاد رکھو کہ پیغام خدا کی تبلیغ و حفاظت تمہارے ذمّہ ہے۔ اس ذمّہ واری کا کچھ حصّہ ہر فرد واحد پر عائد ہوتا ہے۔ اور وہ اس سے کترا نہیں سکتا۔ جب تک کہ خدانخواستہ اسلام کو ہی ترک نہ کر دے۔ اے بھائیو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلوں کو پھر تازہ کرو۔ اپنے دل و دماغ کو مقدّس کتاب کے سمجھنے کیلئے کھولو اور اسی پر پوری طرح کاربند ہو جاؤ +

یاد رہے کہ ابھی تمام دُنیا مسلم نہیں ہوئی ہمیں وہ دن قریب لانیکے لئے ہر طرح کی سعی کرنی چاہیئے۔ جب دنیا کے ہر شہر سے اذان کی آواز لوگوں کو خدا کی بندگی کے لئے بُلانے کو بلند ہوگی ہمیں سُست بیٹھے نہیں رہنا چاہیئے بلکہ صداقت کی کامیابی کیلئے کوشاں ہونا چاہیئے۔ تم تمام دنیا کو فتح کرنا چاہتے ہو مسلمانوں تم یہ کر سکتے ہو۔ بشرطیکہ تمہارے دل حکم پر لگجائیں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بری اور بحری فوجوں کی ہمارے ہاتھ میں ہر وقت ہتھیار موجود ہے اور یہ حق کا قیمتی تحفہ ہے۔ دلوں کے کھولنے والے نے ہمیں یہ نور بخشا ہے اور ہمارا حربہ قرآن کریم ہے۔ جو ام الکتاب۔ ھدایت۔ برکت و رحمت اور فرقان سے ملقب ہے۔ اس سے ہم لوگوں کے دلوں اور جانوں کو فتح کر سکتے ہیں اور تاریک ترین گڑھوں میں نیّر اسلام کو چمکا سکتے ہیں۔ اور بنی آدم کو پاک کر کے ایک

بنا کے بلند مرتبہ پر پہنچا سکتے ہیں مسلمانو جاگو مغرب کو حقیقتاً دارالاسلام بنانے میں مدد کرو۔ پھر تمہارا فرض ادا ہو جائیگا۔ اور اسکی جزا دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت ہوگی +

مُسلم کی زندگی

(از قلم مسٹر الیف۔ اے۔ ایچ ولیمز)

اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سرے (Surrey.) کے ایک پُر فضا میدان میں جہاں ہری ہری گھاس کا فرش بچھا ہے۔ اور صنوبر کے درخت سایہ کئے ہوئے نظارے کی خوبصورتی کو دو بالا کر رہے ہیں۔ ایک احاطے کے اندر کئی ایک مسلمان دفن ہیں۔ جو جنگ یورپ کے دوران میں فوت ہوئے۔ ان قبروں پر جو کتبے لگے ہیں وہ مسلمانوں کی اور عمارات کی طرح نہایت ہی سادہ ہیں لیکن ایک بات جو ہر ایک کتبہ میں پائی جاتی ہے۔ اور جس سے ہر ایک دیکھنے والے پر اثر پڑتا ہے۔ وہ ایک قرآن کریم کی آیت ہے جو میرے خیال میں تمام انسانی زندگی کی فلاسفی اپنے اندر لئے ہوئے ہے اِنَّ لِلّٰہِ وَاِنَّ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہم اللہ کی طرف سے ہی ہیں۔ اور اسی کی طرف ہم نے واپس جانا ہے۔ یہی وہ آیت ہے جو ہر مسلم کی زبان سے نکلتی ہے۔ جب وہ کسی کی موت کو سُنتا ہے۔ ایک غم زدہ دل کیلئے یہ آیت صبر و سکون کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن انسان کے دل پر جب کبھی ایک ناگہانی صدمہ پڑتا ہے۔ تو وہ مشیت الٰہی پر راضی ہونے کی بجائے غم و حسرت کو دل میں جگہ دیتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ انسان کس قدر ضعیف البنیان پیدا ہوا ہے۔ اس وقت ہم تمام دنیا کے تعلقات سے الگ ہو کر خداوند تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ اس آیت کی طرف توجہ کریں

اور ہم میں سے جب کبھی کسی پر کوئی مصیبت آئے تو وہ اِس آیت پر غور کرے اور اسے ایک بے تکلف دوست کی آواز سمجھے +

جب ہم ایک بچے کیطرف دیکھتے ہیں۔ اور اسکی بے بسی کا خیال کرتے ہیں تو ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ کہ اس ننھی سی جان کو کس مقصد کے لئے پیدا کیا۔ اور آخر اس کا کیا حشر ہوگا۔ اس کا جواب بھی اسی آیت میں موجود ہے۔ جب بچہ بتدریج بڑھتا ہے۔ تو کچھ عرصہ بعد اسے مختلف دُنیاوی اور رُوحانی امور پر غور کرنا پڑتا ہے۔ جن کا حل اس آیت سے ہو سکتا ہے۔ ہم خدا کے ہی ہیں۔ اور دنیا میں اسی کی ہی بزرگی کیلئے ہیں۔ اور جو محدود طاقتیں اس نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کا استعمال ہمیں اسی خیال پر کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارا انحصار اسی خدا پر ہے۔ اور آخر ہم نے اسی کی طرف واپس جانا ہے ہم مسلمانوں پر بنسبت دوسری قوموں کے جنکا ایمان انی کتب مقدسہ پر ہے یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم خدا کے آخری پیغام کو جو ہمیں نبی کریم صلعم کی معرفت ملا دوسروں تک پہنچا دیں۔ جن کا ایمان پرانی کتب مقدسہ پر ہے جو انسانی دستبرد سے پاک نہیں۔ اور زمانہ گذرنے کے سبب تحریف شدہ ہیں۔ جن لوگوں کا ہماری شخصی زندگی ہمارے دنیاوی مشاغل اور ہماری تفریح سے تعلق ہوتا ہے وہی ہماری سیرت اور کیریکٹر کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ایک مسلم کا مذہب دوسروں سے مختلف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی طرح بجائے ہفتہ میں ایکدفعہ ادا کرنے کے ہماری روزانہ زندگی کا دستور العمل مذہب ہی ہے۔ جیسے ہم اپنے گھر میں دنیاوی کاروبار اور ہر ایک شعبۂ زندگی میں مدنظر رکھتے ہیں۔ ہمیں صرف اسی بات کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اسی سے ہی اپنا رشتہ قائم کریں۔ اور اسی کو اپنا ہادی راہ بنائیں جو ہمیں رحم۔ عدل اور عجز کی تعلیم دیتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت ہمیں اپنی روزانہ زندگی گذارنی چاہیئے۔ اور جب ہمارے لئے خدا کی طرف رجوع کرنے کا وقت آجائے تو ہم اپنے

اعمال سے ہی دنیا میں ایک یادگار چھوڑ جائیں۔ اے دنیا دار شخص جس کی ایک ہی خواہش ہے کہ وہ کاروبار میں ترقی کرے۔ ایک مسلم کے نکتۂ نگاہ سے اپنی گذشتہ اور آیندہ زندگی پر غور کر کیا دنیاوی مال و دولت ہی زندگی کا مقصد ہونا چاہیئے + یقیناً جائز کامیابی کی خواہش اسی حد تک ٹھیک ہے جہاں دوسروں کو نقصان نہیں پہنچتا تمہیں مسلمانوں کی دماغی ترقی کی طرف کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اولاد کی اعلیٰ تعلیم و تربیت دینی چاہیئے تاکہ وہ اسلام کے درخشاں تارے بنجائیں بیمار اور مصیبت زدہ لوگوں کی حفاظت بھی فرض ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی فیاضی مشہور ہے! اخوت اسلامی سے ہی تمہیں دوسروں کے ساتھ تعلقات کی تعلیم ملتی ہے۔ اے دنیا کی دلدادہ بیگم جو ہر طرح کی خوبصورتی اور پاکیزگی سے آراستہ ہے کیا زندگی کا یہی مقصد ہے۔ کہ تم مصنوعی اشیاء سے اپنی خوبصورتی کو دوبالا کرو اور لباس پر ہی سب کچھ خرچ کردو۔ جس کا اس سے بہتر مصرف ہوسکتا ہے۔ کیا تم حضرت امینہ رضی اللہ عنہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی پیروی نہیں کرسکتیں جنہوں نے نبی کریم صلعم کی سادہ تعلیم پر عمل کیا۔ ہماری ماؤں کو بہت شکرگذار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نبی کریم صلعم نے الجنۃ تحت الاقدام امھاتکم فرماکر انہیں بہت عزت بخشی ہے +

اسلام یہ چاہتا ہے کہ مرد اور عورتیں اپنی اپنی فطرت پر قائم رہیں۔ اور ایک دوسرے کے مددگار اور معاون ہوں۔ موجودہ جنگ نے بہت سی رسوم اور پرانے خیالات کا خاتمہ کردیا ہے ہم مسلمانوں کو ان سے بہتر خیالات اور رسوم کو رائج کرنا چاہیئے جو اخوت اسلامی پر مبنی ہوں۔ اس زمانہ میں رشتۂ اتحاد و مودالنست بڑھانا چاہیئے۔ گو ہم تعداد کے لحاظ سے چھوٹی جماعت ہیں ہمیں ہرگز یہ پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ لوگ ہمارے ساتھ ہیں یا نہیں بلکہ خیال اسبات کا ہونا چاہیئے کہ ہمارے ضمیر صاف ہوں۔ اور مقصد نیک ہوں۔ بنی نوع انسان ہر جگہ خدا کی تلاش میں بھٹکتے پھرتے ہیں +

یہ اسلام کا کام ہے کہ ان کو وحدانیت سکھا کر اسی قادر مطلق اور عالم الغیب کی طرف رہنمائی کرے۔ ایک ماں کی طرح اسلام چاہتا ہے۔ کہ سب اقوام اسکے سایہ تلے آجائیں۔ اور اس کی پیروی کر کے سادہ اور اطمینان کی زندگی بسر کریں جنگ سے پہلے کی غلطیوں کے بعد ایسی زندگی کی سخت احتیاج ہے۔ میرے عزیز برادران اور بہنوں اس اہم بات کو دل سے محو نہ کرو کہ اسلام تمام دنیا کا مذہب ہے یہ کوئی فرقہ نہیں۔ ہر ایک قوم کا بچہ پیدائش کے وقت اسلام پر ہی قائم ہوتا ہے ارکان اسلام نہایت ہی سادہ اور جلدی سمجھ آجاتے ہیں۔ خدا ہی کی طرف سے ہی ہم آتے ہیں۔ اور اسی کی طرف ہم نے جانا ہے وہ واحدہٗ لاشریک ہے۔ جہاں کہیں بھی انسان ہیں۔ وہ ایکدوسرے کے بھائی ہیں۔ اور تمام خدا کے رسول قابل احترام ہیں۔ خاص کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔ اگر آپ ان باتوں کو سمجھ لیں تو اسی زندگی میں آپ کو وہ خوشی میسر آجائیگی جس کا پہلے آپ کو کبھی تجربہ نہیں ہوا۔ اور روحانی ترقی کے سبب آپ کا جنت یہیں سے شروع ہو جائیگا۔ آجکل ہمنے بدی کی طاقتوں سے لڑنا ہے۔ اور وہ بہت ہیں۔ اس کیلئے ہمیں خدا کی مدد درکار ہے۔ اسکی مدد ضرور پہنچیگی۔ اگر ہم عاجزی سے دعا کریں ہمیں ہر وقت اس آواز کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ ۰ (ترجمہ) اے روح مطمئن اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی +

تحفہ موسم سرما

جو لوگ دماغی محنت کے عادی ہیں۔ ان کیلئے یہ بے ضرر زود اثر مفرد دوائی خالص ست سلاجیت (مومیائی) از صد درجہ مفید ہے۔ یہ دوائی مقوی اعصاب معدہ باہ ہے۔ گردہ و مثانہ کو مضبوط کرتی ہے۔ زکام۔ ریزش۔ درد کمر یا دیگر دردوں کو بھی جو ریح یا چوٹ کے باعث ہوں دور کرتی ہے۔ ہر ایک قسم کی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ وکلاء طلباء اور دماغی محنت کرنے والوں کے لئے مفید ہے تمام دن محنت کے بعد اس کے استعمال سے بہت کم تھکاوٹ ہوتی ہے۔ مرد و زن بچہ و بوڑھا ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں قیمت ۳۲ گولیاں ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ خوراک۔ ایک روزانہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ تاجران ادویات کو ۲۵ فیصدی کمیشن ملیگی۔ ایجنسی کیلئے تاجر صاحبان درخواست دیں +

المشتہر مینیجر کارخانہ ست سلاجیت عزیز منزل لاہور

امیدِ راحت

(ازقلم مسٹر محمد ہل نومسلم)

آجکل تمام دنیا اسی کوشش میں ہے۔ اور لوگوں کو یہی دھن لگی ہے کہ کس طریق سے ہمیشہ کیلئے دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ یہ کوشش مضحکہ انگیز معلوم ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ لوگ ابھی تک اُس سچائی کو نہیں سمجھے کہ عیسائیت بحیثیت ایک مذہب بالکل ناکامیاب ثابت ہوئی ہے۔ یورپ میں ایک بین الاقوامی لیگ کا انعقاد ہوا ہے جس سے یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ جو قومیں اسمیں داخل ہونگی۔ ان کے درمیان یک گونہ اتحاد پیدا ہوجائیگا۔ یہ تو کلیسیا کے پادریوں کا فرض تھا۔ کہ تمام اقوام میں برادرانہ سلوک اور ہمسایہ داری کا خیال پیدا کرتے۔ اور ان کو رشتہ اتحاد میں باندھ دیتے مغرب میں تو کلیسیا عیسائیت میں بھی یگانگت پیدا نہ کرسکا۔ اسلئے اب بین الاقوامی قانون اور کورٹ آف اپیل کی ضرورت محسوس ہوئی۔ موجودہ عیسائیت میں آجکل بہت سے فرقے پیدا ہوگئے ہیں۔ اس جگہ ہماری ہدایت کیلئے قرآن کے مندرجہ ذیل الفاظ موجود ہیں۔ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاً لست منھم فی شیٔ۔ انما امرھم الی اللہ ثم ینبئھم بما کانوا یفعلون ترجمہ جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقے بنگئے۔ تم کو ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ خدا کے حوالے جو کچھ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ انکو بتادیگا۔

بہت سے فرقے تنگدلی حسد اور نفاق پیدا کردیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت ایک براعظم میں بھی اِتحاد پیدا نہ کرسکی۔ جنگ یورپ کے نظارہ نے ان لوگوں کو چونکادیا ہے جو اس خیال میں تھے کہ اگر تمام قومیں عیسائی ہوجائیں

تو جنگ کا سلسلہ رُک جائیگا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ تعلیمیافتہ اور مہذب لوگ اِس دماغی حالت کو پہنچ جائیں جو سنہ ۱۹۱۴ء سے پہلے انکی کیفیت تھی بعض لوگ اس غلط خیال کو دماغ میں لئے ہوئے ہیں کہ وہ تمام دنیا کو عیسائی بنا کر اسکی اصلاح کر دیں گے۔ اس خیال باطل کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں۔ کہ موجودہ مذہب مکمل نہیں بہت مدت سے لوگ مذہب کسی خاص کلیسیا کے فرقہ کو سمجھتے رہے ہیں مغرب میں بہت سے مذہب اور فرقے خودرو پودوں کی طرح روزانہ نکلتے آتے ہیں۔ لوگ عیسائیت سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اور اندھیرے میں ٹٹولتے پھرتے ہیں۔ تاکہ کہیں روشنی پالیں۔ حیرانی کا مقام ہے کہ باوجود اس قدر مادی ترقی کے لوگ روحانیات میں ابھی بالکل بچوں کی مانند ہیں۔ ان کا عیسائیت کو مذہب کے مترادف سمجھنا ان کی روحانی ترقی میں سدِّراہ ہو جاتا ہے تھوڑا سا غور اور تدبر اس وہم کو دُور کر سکتا ہے لیکن مغربی دماغ اتنی تکلیف گوارا کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ جب تک اشاعت کے ذریعہ اُنہیں اس طرف متوجہ نہ کیا جائے مغرب میں ایک مذہب کی اشد ضرورت ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ عیسائیت وہاں مردہ ہو گئی ہے۔ لوگ برائے نام عیسائی رہ گئے ہیں۔ اور بعض تو اس مذہب پر سخت نکتہ چینی کرتے ہیں ہمیں اس بات کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ سلطنت کی امداد سے ہی کلیسیا قائم ہے لیکن عوام پر اس کا کوئی اثر نہیں رہا اور وہ بہت پریشاں خاطر ہیں۔ کہ اگر ان کا کوئی مذہب بھی نہ رہا۔ تو آخر کیا ہوگا۔ کلیسیا کے پادری جو عقائد ان کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ انہیں ہرگز ماننے کو تیار نہیں +

اِنسانی ترقی میں مذہب ہی ایک جزو اعظم ہے۔ اور یہ خیال اہل دماغ کو بہت ہی پریشان کئے ہوئے ہے۔ کہ آخر اس لامذہبی کا کیا نتیجہ ہوگا۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ تمام سرگردانی اور پریشانی اس زمانہ میں ہو رہی ہے جبکہ خدا کا پیغام دُنیا میں گونج

رہا ہے جس طرح تیرہ سو برس پہلے یہ پیغام عرب کی جلتی ہوئی ریت سے دنیا میں گونجا + کیا اب بھی لوگ اس خداداد قوتِ فہم سے کام نہیں لینگے - اور اس الہام کو نہیں پڑھینگے - اور اس پر تدبر نہیں کرینگے - جو صرف یہودیوں یا کسی اور خاص قوم پر نہیں بھیجا گیا - بلکہ تمام دنیا کیلئے نازل ہوا - کچھ دیر کیلئے اس متعصبانہ تعلیم کو دل سے محو کر دو جو سالہاسال سے تمہیں دی جا رہی ہے - ان بندشوں سے نکلکر مذہب کا مطالعہ کرو - ہم میں سے جن لوگوں نے اس مرحلہ کو طے کرکے اسلام قبول کیا ہے - وہ جانتے ہیں - کہ رضائے آلہی اور تمام بنی نوع انسان کے لئے قلب کو وسیع کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے - یہ ایک نئی زندگی ہے - جس سے نفس مطمئنہ پیدا ہو جاتا ہے - دنیا کی مشکلات کا حل صرف اسلام ہی ہے خداوند عالم تمام انسانوں کو وحدانیت پر قائم کرے - اس سے جو اخوت پیدا ہوگی وہ ہمیشہ کیلئے رہیگی +

فتح ہلال

مندرجہ ذیل الفاظ چرچ آف انگلینڈ کے ایک ہندوستانی پادری کی قلم سے نکلے ہیں جسمیں یہ اعتراف کیا ہے - کہ مذہبی رنگ میں عیسائیت کے مقابلہ پر ہندوستان میں اسلام غالب ہے +

ہندوستان میں عیسائیت اور اسلام ہی دو بڑے مشنری مذہب باہر سے آئے شہنشاہ اورنگ زیب کی وفات پر ہندوستان کا تقریباً ½ حصہ مسلمانوں ہی پانچسو سال کے تعلق کی وجہ سے مسلمان ہو چکا تھا - شمالی ہند میں عیسائی مشن کو قائم ہوئے دوسو سال کا عرصہ ہوا - جنوبی ہند میں تو عیسائی مشن بہت پہلے سے جاری ہیں - اس پر بھی ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد جو عیسائی ہوئی ہے - وہ نہایت نیچ اور اچھوت ذات کے لوگ ہوتے ہیں - تعلیمیافتہ اور بہتر طبقہ کے لوگوں میں سے تو کوئی بھی عیسائی نہیں ہوتا - عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے

کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے زبردستی اسلام پھیلایا۔ اس خیال میں کچھ سچائی تو ضرور ہے لیکن سب سے بڑی بات جس نے اس مذہب کو پھیلایا ہے۔ وہ اخوت اسلامی ہے۔ جب ایک شخص مسلمان ہو جاتا ہے تو تمام ذات اور قومیت کی تفریقات دور ہو جاتی ہیں۔ ہندوستان میں بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ مسلم حبشی غلام سلطنت کے وزیراعظم بنے اور آخر بادشاہوں کی لڑکیوں سے اُن کی شادیاں ہوئیں۔ اس کے مقابل ہندو برادری تو ذات پات کے جھگڑوں سے بالکل محدود ہے۔ اسلئے تلوار سے ذریعہ اسلام نہیں پھیلا۔ بلکہ اس اخوت اسلامی کی برکت سے لوگ اسلام میں داخل ہوئے +

حد درجہ کی لاعلمی

مندرجہ ذیل خط سے ظاہر ہے کہ مغرب میں اسلام کی نسبت کس قدر غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے یہ خط اللسٹریٹڈ کرانیکل ([illegible]) میں اسلام کی نسبت چند ایک غلط بیانیوں کو دُور کرنے کے لئے لکھا گیا تھا۔

جناب عالی: پچھلے جمعہ کے اللسٹریٹڈ کرانیکل میں ایک مضمون زیرعنوان "بچوں سے باتیں" چھپا تھا میرے خیال میں یہ نہایت ہی افسوسناک مقام ہے کہ ایسا غلط مضمون بچوں کو پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس مضمون میں درج ہے کہ اسلام ہندوؤں کا مذہب ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔ ہندوازم ہندوؤں کا مذہب ہے جو لوگ ہندوستان میں رہتے ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان کو ہندو کہنا اسکی سخت توہین کرنا ہے۔ دوئم اسمیں لکھا ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہودی تھے۔ آپ ہرگز یہودی نہ تھے بلکہ قریش کے قبیلے سے ایک عرب تھے آپکا نامہ نگار لکھتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح کی نسبت کوئی علم نہ تھا

یہاں بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ آپ حضرت مسیح کو خدا کا رسول اور اپنے سے دوسرے درجہ پر مانتے تھے۔ اور مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق جب حضرت مسیح دوبارہ آئیں گے تو انہیں دفن کرنے کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک میں جگہ رکھی ہوئی ہے۔ کیونکہ میں بچوں کے سامنے ایسی غلط بیانی کو نہایت ہی بُرا سمجھتا ہوں۔ اسلئے ز

مَیں نے اِن باتوں کو درج کر دیا ہے۔ اے۔کینز (A. Keynes)

ہم مضمون نگار کے بہت ہی مشکور ہیں۔ جنہوں نے اِن غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی ہے جو مغرب میں اسلام کی نسبت صد درجہ کی لاعلمی کو ظاہر کر رہی ہیں لیکن اس موقعہ پر ہم مضمون نگار کو دو باتوں سے آگاہ کر دیتے ہیں نبی کریم صلعم نے یہ کہیں دعوےٰ نہیں کیا کہ آپ کا رتبہ حضرت مسیح سے بلند ہے، بلکہ اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ وہ اس قسم کی تفریقات سے باز رہیں۔ یہ حضرت نبی کریم صلعم کے وسعتِ قلب کی دلیل ہے۔ دوئم نبی کریم صلعم کے مقبرہ میں حضرت مسیح کے دفن ہونے کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی گئی +

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں

جدید تصنیف حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری

پیرس کی عظیم الشان مذہبی کانفرنس کا تذکرہ۔ غیر مسلمین و مسلمین سے اختلافی مسائل شیعہ و سنی مراسم نماز پر علمائے لندن کی ترتیب مکالمات موجودہ ہندو مسلم اتحاد۔ فرقی اختلافات پر تنقیدی نظر۔ تمام نظام عالم کا اصولی امور میں متحد ہو کر اپنی نوعیت میں اختلاف کرنا مسلم ہے اور اسکے متعلق صحیفہ قدرت سے استدلال اور اختلاف امتی رحمۃ کی دلچسپ تشریح۔ سب نام نہاد فرقہ ہائے اسلام کے اصول ایک ہیں۔ اپنے عقاید کا اظہار نبوت کے معنے اور ختم نبوت پر سیر کن بحث۔ نزول و وفات مسیح پر روشنی۔ آنیوالے مسیح کے مسئلہ پر بحث۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں جمہور اہل اسلام کی محبت پیدا کریگی۔ خواہ کوئی کسی فرقہ سے کیوں تعلق نہ رکھتا ہو۔ یہ اس بیگانگت و اجنبیت کو دور کریگی جو مختلف فرقہ ہائے اسلام آپس میں رکھتے ہیں + ۶

درخواستیں بنام خواجہ عبدالغنی مینجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اصلاح الرسوم	۳ر	رفیق مرزا	۴ر
مجموعہ ظرائف	۴ر	مجموعۂ ظرافت	۳ر
خطبات اسلام	۵ر	چپ کی داد	۲ر
عقیلہ بیگم	۳ر	مسدس حالی	۶ر
قومی گیت	۵ر	زنانہ خطوط	۵ر
حسن وصحت	۶ر	صنعت خانہ	۴ر
الفاطمہ	۲ر	رباعیات حالی	۳ر
ڈاکٹر حلیمہ خانم	۱۴ر	رباعیات انیس و دبیر	۳ر
سہیلی نامہ	۷ر	نظم نعت	۴ر
نیا باورچیخانہ	۶ر	قاعدہ سیپارہ	۳ر
ترکی کھانے	۴ر	کنز الآخرۃ	عمار
آداب نسواں	۶ر	چاند تارے	۳ر
چڑے چڑیا کی کہانی	۳ر	زنانہ نصاب لڑکیوں کا قاعدہ لڑکیوں کی پہلی کتاب	عہ
لاڈلا بیٹا	۳ر	دوسری ۲ر تیسری ۳ر ۔ چوتھی ۴ر ۔ پانچویں ۵ر	

دیگر

نام کتب	نام مصنف	قیمت	نام کتاب	نام مصنف	قیمت
ترجمۃ القرآن اردو معہ تفسیر پہلا پارہ	حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے	عہ ۴ر	حقیقت المسیح	حضرت مولوی محمد علی صاحب	۰۲ر
عصمت انبیاء	″	۹ر	مراۃ الحقیقۃ	″	۵ر
غلامی	″	۴ر	آیت اللہ	″	۴ر
ترجمۃ القرآن انگریزی مکمل معہ تفسیر	″	اول درجہ ۲۰ / دوم درجہ ۱۶	احمد مجتبیٰ	″	۴
			سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد اول براہین احمدیہ	حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد اعظم رئیس قادیان	اول درجہ ولایتی مجلد / دوم درجہ دیسی غیر مجلد
سیرت خیر البشر	″	عمار	سلسلہ تصنیفات احمدیہ جلد دوم	″	عنقریب شائع ہو
جمع قرآن	″	۱۳ر	″ ″ جلد سوم	″	مجلد عہ ۱۲ر
مقام حدیث	″	آر	ملفوظات احمدیہ	″	قسم دوم عہ ۱۲ر
نکات قرآن	″	حصہ سوم ۱۰ر / حصہ چہارم ۸ر	اسلامی اصول کی فلاسفی	″	۱۲ر
النبوۃ فی الاسلام	″	عمار	فتح اسلام	″	۵ر
حدوث مادہ	″	۵ر	توضیح مرام	″	۵ر
تفسیر سورہ فاتحہ	″	۴ر	ازالہ اوہام ۲ حصص	″	عمار
مسیح موعود	″	مجلد ۸ر	پیغام صلح	″	۱ر
شناخت مامورین	″	۳ر	الوصیت	″	۰۲ر
			درثمین	″	۱۲ر

نام کتاب	مصنف	قیمت
القول المجدد فی تفسیر اسم احمد	علامہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی	۱۰/
اظہار النصائح	″	۵/
سراج الوہاج	″	۴/
ستہ ضروریہ	″	۳/
کشف الالتباس	″	۳/
سواء السبیل	″	۰۲/
صیانۃ الناس	″	۲/
اعلام الناس	″	۲/
الضحیٰ	″	۱/
نماز	مولوی مصطفیٰ خان صاحب بی اے	۱۰/
حج		۶/
زکوٰۃ	″	۰۲/
روزہ	″	۴/
تربیت اولاد	″	۵/
غزوات نبوی	″	۸/
کانشنس اور نبوت	″	۳/
عسل مصفیٰ	زبدۃ الحکماء مرزا خدا بخش صاحب	دو حصص للعہ/
مرقاۃ الیقین	مولوی اکبر شاہ خان صاحب	۹ عہ/
ویدک سائنس	مولوی عبدالحق صاحب فاضل سنسکرت	۰۲/
اسماء الٰہیہ		۷/

تصنیفات مسلم بک سوسائٹی

نام کتاب	مصنف	قیمت
مسجد ووکنگ کے ابتدائی خطبات	خواجہ کمال الدین صاحب	۳/
توحید و عام تصوف	″	۲/
خطبات عیدین	″	۲/

نام کتاب	مصنف	قیمت
دہریوں اور ملحدین کو خطاب	خواجہ کمال الدین صاحب	۳/
اسلام اور دیگر مذہب	″	۲/
حقوق نسوان	″	۲/
لمعات انوار محمدیہ	″	۶/
براہین نیرہ	″	۱۲/
ام الالسنہ	″	۱۲/
اسوہ حسنہ	″	۸/
ذرات عالم کا مذہب	″	۸/
اسلام اور علوم جدیدہ	″	۴/
مسیح کی الوہیت اور اسکی کامل انسانیت پر ایک نظر	″	۶/
صحیفہ آصفیہ	″	۲/
کرشن اوتار	″	۱/
مسلم مشنری کے ولایتی لیکچر حصہ اول	″	۱/
توحید فی الاسلام	″	زیر طبع
سیر افکار	″	″
ہستی باری تعالیٰ	″	″
مکالمات ملیہ	″	″
ضرورت الہام	″	″
سلک مروارید	″	″

دیگر مصنفین

نام کتاب	مصنف	قیمت
قرآن اور جنگ	حضرت مولوی صدر الدین صاحب	۵/
سیرت نبوی	″	۵/
دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ	جناب شبیر حسین صاحب قدوائی	۸/
تسہیل القرآن	″	۵/

درخواستیں بنام خواجہ عبدالغنی مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

اسلامیہ سٹیم پریس بیرون بکی دروازہ لاہور میں حافظ مظفر الدین کے اہتمام سے چھپا اور خواجہ عبدالغنی مینیجر اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا